پندرہ روزہ
تعمیر حیات
لکھنؤ

اسلام کی عالمگیری

اسلام کے علاوہ جس قدر مذاہب ہیں وہ اپنے مراسم عبادت کے ادا کرنے کے لئے چند گھری ہوئی چہار دیواریوں کے محتاج ہیں، گویا ان کا خدا ان ہی کے اندر بستا ہے، یہود اپنے صومعوں اور قربان گاہوں سے باہر نہ خدا کو پکار سکتے ہیں اور نہ قربانی کے نذرانے پیش کر سکتے ہیں، عیسائی اپنے کنیسوں کے بغیر خدا کے آگے نہیں جھک سکتے، یہاں تک کہ بت پرست قومیں بھی اپنے بتخانوں ہی کی چہار دیواریوں کے اندر اپنے دیوتاؤں کو خوش کر سکتی ہیں، لیکن اسلام کے عالمگیر مذہب کا خدا اس آب و گل اور سنگ و خشت کی چہار دیواریوں میں محدود نہیں وہ ہر جگہ ہے اور ہر جگہ سے پکارا جا سکتا ہے، کوہ و صحرا، خشکی و تری، مسجد و کنشت، ہر جگہ اسکے سامنے سجدہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ جس طرح مسجدوں کے اندر ہے مسجدوں کے باہر بھی ہے، اس کی قربانی مشرق و مغرب ہر جگہ گذارنی جا سکتی ہے، أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۔ جدھر منہ پھیرو ادھر ہی خدا کا منہ ہے۔

ہر جا کنیم سجدہ بآں آستاں رسد

آپ نے فرمایا کہ "میرے لئے تمام روئے زمین سجدہ گاہ بنائی گئی" یہ مسئلہ ہر چند ایک معمولی بات معلوم ہوتی ہے مگر اسکے اندر وہ صداقت پنہاں ہے جو اسلام کی عالمگیری اور اس کے آخری مذہب ہونے کا اعلان عام کرتا ہے۔

علامہ سید سلیمان ندوی

"سیرۃ النبی" ج ۳

فی شمارہ ایک روپیہ پچیس پیسے ۲۵/۱
سالانہ چندہ پچیس ۲۵ روپئے
۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۲ء

Regd No. LW/NP 56
Phone : 72336 73864
TAMEER-E-HAYAT
FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA LUCKNOW-226007 (India)

شرق کے بہترین روح پرور عطریات جو اپنی بھینی بھینی خوشبو کے لئے مشہور ہیں!
عطر مجموعہ ۹۶ رجسٹرڈ
ATTAR MAJMUA 96
عطر نسیم رجسٹرڈ
ATTAR NASEEM
حامی اینڈ کمپنی پرفیومرس جامع مسجد بمبئی ۲
HAMI & CO. Perfumers
Juma Masjid, BOMBAY-2 (INDIA)
PREMIER ADVERTISERS

مئو کے اصلی نورانی تیل کی خاص پہچان
لیبل پر مینوفیکچرنگ لائسنس نمبر U18/77 ضرور دیکھیں
کیپسول پر مارکہ دیکھیں
اگر لیبل پر مذکورہ لائسنس نمبر نہ ہو اور ایل ٹی مارکہ نہ ہو یا دوسرا مارکہ ہو تو ہرگز نہ خریدیں۔
نورانی تیل
درد، زخم، چوٹ، کٹنے، جلنے کی مشہور دوا
انڈین کیمیکل کمپنی، مئوناتھ بھنجن، یوپی

بمبئی میں
خالص گھی اور میوہ جات سے بھرپور
مٹھائیاں اور حلویات
عمدہ ولذیذ
سلیمانی افلاطون
اس کے علاوہ خصوصی پیش کش
ڈرائی فروٹ برفی
• ملک کیک • قلاقند • ملائی • برفی • کوکو ملائی برفی
ہر قسم کے تازہ وخستہ
بسکٹ اور نان خطائیاں
خریدنے کا قابل اعتماد مرکز
سلیمان عثمان مٹھائی والے
منارہ مسجد کے نیچے ـــــ بمبئی
فون: 320059
بیکری: ۳۳ محمد علی روڈ، بمبئی ۳

براہ کرم جواب طلب امور کے لئے جوابی خط ارسال کریں
نیز حوالہ خریداری نمبر ضرور تحریر کریں۔
(مینجر)

جہاد نواب بی ٹانک
شربت نزلہ
کھانسی، نزلہ، زکام کے لئے
دماغین
خون صفا
دواخانہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

پرنٹر پبلشر جمیل احمد ندوی نے پرکاش پریس، گولا گنج لکھنؤ میں طبع کرا کے دفتر تعمیر حیات شعبہ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء کیلئے شائع کیا

لکھنؤ

تعمیر حیات

ہندی کو اوزہ

شعبۂ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

جلد نمبر ۲۱	۱۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء مطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ	شمارہ نمبر ۲۳

نگران اعلیٰ

مولانا ابو العرفان ندوی

مجلس ادارت

شمس الحق ندوی

محمود الازھار ندوی

خط و کتابت کا پتہ :-

منیجر "تعمیر حیات" - پوسٹ بکس ۹۳

ندوۃ العلماء - لکھنؤ - انڈیا

زر تعاون

سالانہ	۲۵/-
ششماہی	۱۵/-
فی پرچہ	۱/۲۵

بیرون ملک

بحری ڈاک : ۱۰ ڈالر

فضائی ڈاک

ایشیائی ممالک	۱۲ ڈالر
افریقی ممالک	۱۵ ڈالر
یورپ و امریکہ	۱۸ ڈالر

نوٹ

چیک، ڈرافٹ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

اس دائرہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپکا چندہ ختم ہو چکا ہے لہٰذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم، ندوۃ العلماء کا ترجمان، آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ پچیس ۲۵ روپے ارسال فرمائیے یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ چندہ یا خط بھیجتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھنا نہ بھولیں۔

اداریہ

محمود الازھار ندوی

چہرہ روشن، اندروں چنگیز سے تاریک تر

انگلش چرچ آف یوگنڈا کی علاقائی کمیٹی کی جنرل اسمبلی نے ملک میں رائج اجتماعی، اقتصادی اور سیاسی کشیدگی پر اظہار افسوس کیا ہے اور کہا ہے کہ ملک میں بعض جرم اہل کلیسا کے ہاتھوں سرزد ہوئے ہیں اس مجلس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم بڑے افسوس اور شرمندگی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بہت سے قتل، چوری اور اجتماعی جرم ہمارے چرچ کے افراد سے سرزد ہوئے اس میں مزید کہا گیا ہے کہ ہم اپنے مقاصد کو سفراء (مبلغ) کی حیثیت سے پورے نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے قدم برائی میں ڈوبے ہوئے ہیں[1] ——— عیسائی عقیدہ کے مطابق تمام گناہوں کا کفارہ یسوع مسیح نے اپنی جان دے کر کر دیا ہے اس کو اساس بنا کر رہنمایان عیسائیت قتل و غارتگری، شرافت سے گرے ہوئے اعمال، معاشرہ کے لئے تباہی اور بربادی، زندگی کے لئے موت کا پیغام دینے والے اعمال اور انسانیت کے خلاف ایسے گھناونے جرم کرتے ہیں جن سے انسانیت کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ کیا اس عقیدہ کے انسانوں سے دنیائے انسانیت کو کچھ بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

مذکورہ جرائم کے مرتکب وہ لوگ ہوئے ہیں جنھیں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ انسانیت نوازی، انسانیت کے بہی خواہ، انسانوں کے نجات دہندہ اور ہر ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے والے اور ظلم کا ہاتھ روکنے والے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی ندامت و افسوس کا اظہار کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ دنیا انھیں انسانیت نواز ہی تسلیم کرے انھیں درندوں اور بھیڑیوں کی صف میں نہ شامل کرے۔

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ یوگنڈا پر تنزانیا کی فوجوں نے ۱۹۷۹ میں قبضہ کر لیا تھا اور وہاں کے سربراہ عیدی امین اور مسلم عوام کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا اسلامی تنظیموں نے اپنے مراکز بند کر دیئے اور مسلم مبلغین دوسرے ملکوں میں منتقل ہو گئے اور جو بچ گئے وہ آئے دن تنزانیا اور یوگنڈا کی فوجوں کے ظلم و غارتگری کا شکار ہوتے جا رہے ہیں، لاکھوں کی تعداد میں مسلمان مہاجرین سوڈان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے

اصحاب کلیسا کی جانب سے اس قسم کے واقعات کا سرزد ہونا کوئی نیا واقعہ نہیں ہے یہ تو اس تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہے جو انھیں کلیسا کی جانب سے دی جاتی ہے اور جب یہ تربیت یافتہ

[1] بحوالہ "الاخبار" - کویت) ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
بحیثیت سپہ سالار

ونگ کمانڈر فدا محمد خاں ایئر ہیڈ کوارٹرز پشاور

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اور اسکے احکام و فرامین زندگی کے سب شعبوں پر حاوی ہیں۔ اگرچہ بنیادی طور پر اسلام رحمت و شفقت کا داعی، عفو و درگزر کا حامی، الصلح خیر (۴ : ۱۲۸) کا علمبردار اور امن و سلامتی کا ضامن ہے۔ لیکن یہ ایک عملی دین ہے اور زندگی کے تمام حقائق پر نظر رکھتا ہے اس لئے اس نے اپنے ماننے والوں کو اس خام خیالی میں کبھی مبتلا نہیں رکھا کہ دنیا نے کفر انکے وجود، بقا اور ارتقا کو پسندیدگی سے دیکھی اور اطمینان سے برداشت کرتی رہے گی اور یہ آرام و راحت کے ساتھ پھولوں کی سیج پر زندگی گذارتے رہیں گے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو صاف صاف بتا دیا ہے کہ طرح طرح کی آزمائشوں سے دوچار ہوتے رہو گے اور قسم قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

زندگی میں کامیاب ہونے کیلئے اپنی اہلیت کا ثبوت دینا ہوگا، اور کامیابی کی پوری قیمت ادا کرنی ہوگی، اس ضمن میں اسلام نے اپنے پیروکاروں کو کارزار کے اس انداز فکر سے آگاہ فرمایا ہے کہ،

لا یالونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر (۳ : ۱۱۸)

انہیں خبردار کیا ہے کہ،

ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا (۳ : ۱۲۰)

اور اس لئے انہیں تلقین کی ہے کہ،

لا تتخذوا بطانۃ من دونکم (۳ : ۱۱۸)

انہیں متنبہ کیا ہے کہ، خذوا حذرکم (۴ : ۱۰۲)

انہیں حکم دیا ہے کہ، وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ (۲۲ : ۷۸)

اور انہیں تاکید فرمایا ہے کہ، واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم (۸ : ۶۰)

تاکہ وہ غیر مسلم قوموں کیلئے تر نوالہ نہ بنے پائیں بلکہ مقابلہ کے وقت ان کو احساس ہو کہ ان لوگوں سے لڑنا لوہے کے چنے چبانے اور چٹان کے ساتھ سر ٹکرانے کے مترادف ہے۔ ولیجدوا فیکم غلظۃ (۹ : ۱۲۳)

جہاں اسلام ایک مکمل دستور العمل ہے وہاں اسوۂ حسنہ اس کی ایک مکمل تصویر ہے، ایک مثالی نمونہ ہے جس کے اندر بنی نوع انسان کے ہر طبقے کے لئے رشد و ہدایت کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی یوں تو اول سے لے کر آخر تک مسلسل جہاد کا ایک جیتا جاگتا مرقع ہے تاہم ہجرت مدینہ کے بعد کا دور حق و باطل کی ستیزہ کاری کی تاریخ میں قیامت تک کیلئے روشنی کا مینار ہے۔ اگرچہ آپؐ اول و آخر اللہ کے رسول ہیں اور آپؐ کی کسی حیثیت کو منصب رسالت سے جدا نہیں کیا جاسکتا تاہم اگر صرف ایک سپہ سالار کی حیثیت سے بھی دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس باب میں بھی حضور رحمۃ للعالمینؐ تاریخ عالم میں اپنی مثال آپ ہیں، ساتھیوں کی تعداد محدود، وسائل کمیاب، جنگی ساز و سامان قلیل، مالی حالت خراب، اپنے اصلی وطن سے دور ہجرت و غربت کی حالت، کسی بیرونی امداد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، داخلی سازشوں اور منافقین کی ریشہ دوانیوں سے دوچار، اور مقابلہ بھی اپنے ہی ہم قبیلہ اور ہم وطنوں سے۔ لیکن ان تمام نامساعد حالات کے باوجود دس سال کے عرصہ میں ساڑھے بارہ لاکھ مربع میل پر تسلط یعنی ۲۷۴ میل یومیہ کی اوسط رفتار سے توسیع مملکت اور صرف زمین پر تسلط نہیں دلوں پر تسلط، توسیع مملکت طوفان بنکر نہیں ابر رحمت بنکر جس سے مردہ دلوں میں زندگی کی لہر دوڑ گئی، بنجر اخلاق سرسبز و شاداب بن گئے عرب جیسے سخت لوگوں کے افکار، عقائد، کردار، تہذیب و تمدن، معاشرت و معیشت و سیاست اور تمام غلط اقدار کو بدل دینا اور یوں بدل دینا کہ انکی کایا پلٹ جائے یہ کوئی معمولی اور آسان کام نہیں تھا اسکا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہیں کبھی ایک بگڑے ہوئے بھائی بیٹے، عزیز کو کسی ایک ہی بات کا قائل کرانا پڑا ہو اور وہاں ایک نہیں لاکھوں لوگوں کی بات تھی، اگر کامیاب سپہ سالار کی تعریف یہ ہو (جیسا کہ اس کا مروجہ تصور ہے) کہ کم سے کم نقصان پر دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچائے اور اپنا زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرے تو اس عظیم ترین سپہ سالارؐ کے اعلیٰ مقام کو سمجھنے میں کیا دشواری پیش آسکتی ہے جس نے کم از کم نقصان کے عوض دشمن کو بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا؟ مدینہ پہنچنے کے بعد آپ کو چار محاذوں کی طرف توجہ دینی پڑی، پہلا محاذ ان کلمہ گو لوگوں کا تھا جو مسلمانوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے مگر جن کی تمام ہمدردیاں کفر و باطل کیلئے وقف تھیں۔ یعنی منافقین کا گروہ ان لوگوں کے ساتھ عملی لڑائی کی نوبت تو نہیں آئی مگر آپؐ نے ان پر کڑی نگاہ رکھی اور ان کی مفسدانہ سرگرمیوں کا بروقت فوری نوٹس لیتے رہے، انکے علاوہ یہود و عیسائی اور قریش مکہ اور انکے ہمنوا قبائل وہ تین محاذ تھے جن کے ساتھ عملی کشمکش کے بہت سے مراحل پیش آئے یوں تو ان تمام غزوات، فوجی مہموں، جاسوسی اور خبر رسانی کے دستوں اور اکا دکا جھڑپوں کی تعداد ۸۲ کے لگ بھگ ہے جو وقتاً فوقتاً پیش آتے رہے ان میں سے اہم غزوے آٹھ تھے جن میں سے پانچ قریش اور ان کے ہمنوا دوسرے قبائل کے خلاف دو نصاریٰ کے خلاف اور ایک یہودیوں کے خلاف پیش آیا، مورخین کی تصریح کے مطابق ان سب غزوات میں طرفین کے مقتولوں کی تعداد صرف ۱۰۱۸ ہے، اندازہ لگائیے کہ اس کے نتیجہ میں کیا انقلاب برپا ہوا، دلوں کے قفل ٹوٹ گئے، روحوں کا زنگ کھرچ دیا گیا، ذہنوں کے اندھیرے دور کر دیئے گئے اخلاق کی آلودگی ہٹا دی گئی، تہذیب و تمدن کے نقشے بدل دیئے گئے، سیاست و معاشرت کے خاکے تبدیل کئے گئے اور کفر و ضلالت کی ظلمتوں میں بھٹکنے والی انسانیت کے سامنے نور ہدایت کے چراغ روشن کر دیئے گئے۔

جنگ کیلئے آپ نے مختلف موقعوں پر جو حربی تدابیر (Strategy Tactics) اختیار فرمائے وہ ایک نہایت تفصیل طلب باب ہے، اس سلسلے میں مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے ہر جنگ میں ایسے اصول اختیار فرمائے جو آج تک ہر قوم میں جنگی تدابیر کے سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، مثلاً جنگ بدر میں آپ نے صف بندی فرمائی، عام طور سے اس کا مفہوم نماز باجماعت کی طرح صف بندی کے مترادف سمجھا جاتا ہے مگر وہ صف بندی صرف اتنی نہ تھی بلکہ اسکے علاوہ اس میں یہ امر بھی شامل تھا کہ آپ نے دو دو، تین تین، یا ضرورت کے مطابق اس سے زیادہ صفیں بنوائیں۔ اگلی صفوں کو نیزوں سے مسلح فرمایا تاکہ وہ سواروں کا حملہ روک سکیں اور پچھلی صفوں کو تیروں سے تاکہ وہ پیچھے سے نشانہ لے کر دشمن کی جارحانہ پیش قدمی کو روکنے میں موثر رول ادا کرتے رہیں۔ موجودہ دور میں فائٹر طیاروں کے ذریعہ جو بامبر طیاروں کو تحفظ (COVER) دیا جاتا ہے تاکہ وہ آسانی سے اپنا نشانہ مار سکیں، اسی اصول کا ایک عملی اطلاق ہے، یہ بالکل نیا طریقہ تھا اور چونکہ اہل عرب اس سے مانوس نہیں تھے اسلئے اس پہلے فیصلہ کن معرکے میں انہیں اسکی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی، غزوہ احد میں انتہائی اعلیٰ پایہ کی منصوبہ بندی فرمائی اور کمزور مقامات کے اوپر سے حملوں کا سد باب فرما کر اقدام اور پسپائی کا اصول اختیار فرمایا اور دشمن کو نرغے میں لیکر اسکی صفوں میں اضطراب اور افراتفری پیدا کروائی، غزوہ احزاب میں مدینہ کے تین اطراف میں خندق کھدوائی اور خواتین کی حفاظت کیلئے بہترین بندوبست فرمایا، عین دوران جنگ بنو قریظہ اور قریش کے درمیان ہونے والے معاہدہ کا انسداد فرمایا، اسی طرح ہر غزوہ میں دشمن کیلئے یکسر خلاف توقع حالات پیدا کئے گئے اور ان کیلئے مقابلہ کرنا دشوار بنا دیا گیا۔

اگرچہ مسلمان کا بھروسہ وسائل جنگ پر نہیں ہوتا اور نہ وہ مخالف فریق کے بہتر اسلحے سے کبھی مرعوب ہوتا ہے تاہم قرآنی حکم کے مطابق امکانی حد تک بہتر سے بہتر زیادہ سے زیادہ اور جدید سے جدید وسائل کو فراہم کرنا ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منجنیق وغیرہ استعمال فرما کر اس کی ایک اعلیٰ مثال قائم فرمائی۔ (۱) دشمن کے حمل و نقل اور عزم و ارادے کی مسلسل خبر گیری اور خبر رسانی (جس کے لئے جاسوسی کے دستے مقرر فرمائے گئے تھے)

(۲) اپنے رازوں اور فوجی منصوبوں کی سخت حفاظت (غزوہ تبوک کے علاوہ سب غزوات میں توریہ فرماتے رہے اور بعض اوقات بہت قریبی ساتھیوں کو بھی اصل منصوبہ کی تفصیلات کا قبل از وقت علم نہیں ہوتا تھا تاکہ کہیں غیر ارادی طور پر منافقین کو اس کا پتہ نہ لگنے پائے جو جاسوسی کیلئے ہر وقت مسجد نبوی وغیرہ میں موجود رہتے تھے، وفیکم سمٰعون لھم)

(۳) رازداری کی خلاف ورزی پر سخت تنبیہ (بنو قریظہ کے سلسلے میں حضرت ابولبابہؓ کی مثال)

(۴) جنگ کیلئے موزوں ترین مقام کا انتخاب (غزوہ تبوک انتہائی سخت گرمی اور غزوہ خندق نہایت سخت سردی میں پیش آتے تھے)

(۵) بھوک پیاس کے علی الرغم ثبات و استقلال (غزوہ خندق میں شکم مبارک پر دو دو پتھر بندھے ہوتے تھے۔ ویسے غزوہ بدر اور فتح مکہ ماہ رمضان میں پیش آئے تھے)

(۶) صحابہ کرام کے (MORALE) اور (WELFARE) کیلئے انتہائی ایثار اور فکر مندی کا اظہار)

(۷) سب ساتھیوں کے لئے انتہائی مقناطیسی شخصیت اور ذاتی محبوبیت۔

(۸) صحابہ کرام کی مسلسل تربیت (تیر اندازی، نیزہ بازی اور شہسواری وغیرہ کے مقابلوں کا انعقاد اور اظہار فضیلت)

(۹) جنگی امور میں ان سے مشورہ،

(۱۰) دوران جنگ ان کی تشجیع اور موزوں کلمات سے ان کی حوصلہ افزائی (غزوہ احد میں "انا المولیٰ ولا مولیٰ لکم" اور غزوہ حنین میں "انا النبی لا کذب" کے کلمات بآواز بلند بار بار اعادہ فرمائے)

(۱۱) جنگ کے دوران تعارفی کلمات (امت امت، احد احد) کا استعمال (مسلمان اور مشرکین شکل و شباہت، خد و خال، قیافہ، اسلحہ بندی، تنظیم اور زبان وغیرہ کے اعتبار سے مشابہت رکھتے تھے اس لئے احد احد کے الفاظ اشعار اور تعارف کیلئے مقرر فرمائے گئے تاکہ حملے کے وقت دوست دشمن میں امتیاز کیا جا سکے)

(۱۲) جنگ کے دوران جھنڈے اور علم کی ترویج (تقریباً سب غزوات میں امتیازی شان برقرار رکھنے کیلئے جھنڈے بنوائے گئے تھے اور ان کی قدر و قیمت کا اندازہ غزوہ موتہ میں حضرت جعفرؓ کی مثال سے لگایا جا سکتا ہے جنہوں نے یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھ کٹوانا گوارہ کیا مگر جیتے جی جھنڈے کو نیچے نہیں گرنے دیا)

(۱۳) موزوں مناصب پر موزوں حضرات کا تقرر (ہر کسے را بہر کارے ساختند کے اصول کا عملی اطلاق۔)

(۱۴) اختتام جنگ پر اپنے رفقاء کی تشجیع۔ (غزوہ احد کے بعد کفار کا تعاقب اس کی ایک ہی کتاب ہے)

(۱۵) فتح مندی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر اور قیدیوں اور مفتوحین کے ساتھ فیاضانہ سلوک (بدر کے بعد قیدیوں سے آپ کا حسن سلوک اور فتح مکہ کے موقع مفتوحین کے ساتھ اعلیٰ درجے کا برتاؤ، تاریخ عالم کے سنہرے ابواب کی حیثیت رکھتے ہیں)

(۱۶) عین میدان جنگ میں وعدے کی پاسداری (بدر اور حدیبیہ کے بہت نازک موقعوں پر اس کی شاندار مثالیں موجود ہیں) الغرض یہ اور اس طرح کے بے شمار دوسرے امور قائد عسکر کی حیثیت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر عظمت کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس حقیقت کو بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امن اور جنگ ہر حالت میں "رحمۃ للعالمین" تھے۔

ایک اور پہلو سے دیکھیں تو آپ کی عسکری قیادت کی ایک اور شان سامنے آجاتی ہے آپ نے کسی باقاعدہ ٹریننگ کالج یا ملٹری اکیڈمی کے قیام کے بغیر صرف اپنی صحبت کے اثر سے اتنے عظیم الشان فاتح اور جرنیل تیار فرمائے جنہوں نے آپ کے وصال کے دس پندرہ برس کے اندر ہی اس وقت کی دو عظیم الشان سلطنتوں کو پیوند خاک کیا۔ اسلامی مملکت کو تین براعظموں پر پھیلا دیا اور ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ تاریخ عالم میں ان کے تو کیا انکے غلاموں کی مثال بھی نہیں مل سکتی۔ اور دنیا کے بڑے بڑے مشہور فاتح جب ان کے مقابلے میں رکھے جاتے ہیں تو پاکیزگی اخلاق اور شرافت انسانی کے پہلو ہی سے نہیں۔ جنگی مہارت، فوجی تدابیر، نامساعد حالات میں عزم و ہمت اور ثبات و شجاعت کے لحاظ سے بھی وہ ان کے خاک پا کے برابر بھی مقام نہیں رکھتے۔ ہم دوسری قوموں کے قابل قدر فاتحین کا احترام کرتے ہیں مگر اس کے باوجود بتایا جائے کہ کون ہے جسے حضرات حیدر کرارؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہؓ بن جراح اور سیف اللہ خالدؓ بن ولید کے نہیں بلکہ موسیٰ بن نصیر، قتیبہ بن مسلم، عقبہ بن نافع، طارق بن زیاد اور محمد بن قاسم کے مقابلے میں بھی پیش کیا جا سکے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کوئی باقاعدہ فوج نہیں تھی مگر ہر مسلمان کو جنگی

(بقیہ ص ۱۴ پر)

مبلغین مسلم آبادی پر قبضہ کرتے ہیں تو وہ ظلم و بربریت میں ان تمام حدود کو پار کر جاتے ہیں جن کا تصور بھی مشکل ہے۔

تاریخ اسلام کے پورے دور میں آپ دیکھیں گے کہ عیسائیوں نے اپنے ماتحت مسلم آبادی کے ساتھ جو سلوک کئے وہ کتب تاریخ میں محفوظ ہیں ان کی داستان قتل و غارتگری کو پڑھکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عیسائی مذہب کے تحفظ کے نام پر لڑی جانے والی صلیبی جنگیں بہیمیت و درندگی کا آخری نمونہ پیش کرتی ہیں۔

انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں عیسائی دنیا اسی درندگی کا جیتا جاگتا نقشہ پیش کرتی ہے کلیسا جس چیز کی تبلیغ کرتا ہے اور جو مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس کے لئے انسانیت کشی اور غارتگری سے ذرا بھی دریغ نہیں کرتا۔ خاص طور سے جن ممالک کے سربراہوں کا تعلق براہ راست کلیسا سے تھا اور وہاں مسلم آبادی تھی اگر مسلمان اکثریت میں ہوئے تو انھیں تعلیمی طور پر پس ماندہ کیا گیا سرکاری عہدوں سے محروم رکھا گیا اور جب کوئی موقع ملا تو انھیں قتل کیا گیا۔ ایتھوپیا کے ہی کے مسئلہ کو لے لیجئے، یہاں کے سربراہ ہیل سلاسی نے کسی طرح اوگاڈین پر قبضہ کیا اور مسلم اکثریتی آبادی پر مظالم ڈھائے، سیاسی، معاشی اور اجتماعی طور پر ان کو کس طرح پس ماندہ کیا گیا جائدادیں ضبط کی گئیں انھیں ملک چھوڑنے پر مجبور کیا گیا حتی کہ وہ سوڈان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ مگر متمدن دنیا کے دعویدار اس کے لئے ایک حرف زبان پر نہ لاسکے کیونکہ اسے کلیسا کی حمایت حاصل تھی اور وہ ہیل سلاسی کی پشت پناہی پر تھا۔

جزیرہ قبرص کو لیجئے یہ جزیرہ جب خلافت عثمانیہ کے قلمرو میں شامل ہوا تو ترکی کے سلطان سلیم دوم نے یونانی کلیسا کو بحال کیا لیکن جب اس جزیرہ کی زمام کار آرچ بشپ مکاریوس کے ہاتھ میں آئی تو اقلیتی طبقہ کو کبھی امن و چین نصیب نہ ہو سکا۔ وقفہ وقفہ کے بعد ان کے اور عیسائیوں کے مابین فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے۔ عیسائی جنگ جوؤں کے ہاتھوں مسلمان آبادیوں پر بدترین مظالم کئے گئے ان فسادات میں ۱۰۲ مواضعات خالی کرالئے گئے ہزاروں قبرصی ترکوں کو شہید کر دیا گیا مسلمانوں کی جان و مال و جائداد اور مذہب و عقیدے سے متعلق اداروں پر مسلح حملے شروع کر دیئے گئے، گھروں میں گھس کر عورتوں بچوں کو بلا استثناء موت کی نیند سلا دیا گیا کارخانوں اور دوکانوں میں کام کرنے والے حتی کہ اسپتالوں کے مسلمان عملے اور زیر علاج مریضوں کو بے دریغ قتل کر دیا گیا، پورے جزیرہ میں دو سو چوہتر مسجدوں میں سے ایک سو سترہ مسجدوں کو اس طرح ختم کیا گیا کہ ان کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ یہ سب اس لئے ہوتا رہا کہ مکاریوس کو عیسائیت اور کلیسا کی حمایت حاصل تھی اور خاص طور سے کلیسا اپنے کو اس بات کا ذمہ دار تصور کرتا ہے کہ وہ ان ملکوں میں جہاں مسلم اکثریت ہے وہاں سازش کرے اور بیرونی طاقتوں کی مدد سے عیسائیوں کو سرکاری عہدوں پر فائز کرائے اور مسلمانوں کے خلاف خون آشام دور کا آغاز کرے، اور اپنے مقصد کو ظلم و غارتگری سے حاصل کرے۔

زنجبار کو لیجئے ان کا پڑوسی ملک ٹانگانیکا ۱۹۶۱ء میں آزاد ہوا اور زنجبار کو ۱۹۶۳ء میں آزادی ملی مگر آزادی کے ایک ہفتہ کے اندر ٹانگانیکا کا متعصب اور اسلام دشمن صدر جولیس نیریرے نے اپنی فوج بھیج کر زنجبار پر قبضہ کر لیا ستر ہزار مسلمانوں کو شہید کر ڈالا اور بچے کھچے مسلمانوں کو تعلیمی طور پر پس ماندہ کر دیا گیا اس کا اندازہ تو اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ تنزانیہ میں پرائمری اسکولوں میں مسلمانوں کا اوسط ۸۰ فیصد کے قریب ہے لیکن سیکنڈری اسکول میں تعلیم کا اوسط صرف ۱۵، ۲۰ فیصد رہ جاتا ہے اور یونیورسٹی کی تعلیم میں وہ صرف ۵ فیصد ہے تعلیم کا نظام مکمل طور پر عیسائی مشنریوں کے ہاتھ میں دیدیا گیا اور اکثر داخلہ اس شرط پر دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا مذہب تبدیل کر کے عیسائی مذہب میں داخل ہو جائیں انھیں معاشی اعتبار سے بھی دانستہ طور پر پست رکھا جاتا ہے۔

مصر کو لیجئے وہاں بابا شنودہ جو عیسائیوں کے سربراہ ہیں ان ہی کے اشارے پر صدر سادات کے دور میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے اور مسلم جماعتوں پر قید و بند کی مصیبت ٹوٹ پڑی، مگر بابا شنودہ آزاد رہے کیونکہ انکی پشت پر متمدن دنیا کے متمدن لوگ تھے ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی جا سکتی تھی، وہ آئے دن مسلمانوں کے خلاف سازش کرتے رہتے ہیں سوڈان کے عیسائی، ملک میں نفاذ شریعت کے خلاف احتجاج پر احتجاج کر رہے ہیں اور سرکاری نصاب میں عیسائیت کے موضوع پر جو کتابیں داخل تھیں اور جدید اصلاحات کے نتیجہ میں خارج کر دی گئی ہیں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

یوگنڈا کو لیجئے اس کے ساتھ عیسائیوں نے اور خاص طور سے کلیسا نے کیا سلوک کیا یوگنڈا پر برطانیہ نے غلبہ حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کے بارے میں جو پالیسی بنائی تھی وہ خود اس کے اپنے سرکاری الفاظ میں یہ تھی "مسلمان ہمارے مخالف اور ناقابل اعتماد ہیں" مسلمانوں کو بتدریج سرکاری ملازمتوں سے علیحدہ کیا گیا عیسائیوں کو بڑھایا گیا، عیسائی مشنریوں کو بڑی بڑی جاگیریں دی گئیں مسلمانوں کو ایسے عطیات سے محروم رکھا گیا برطانوی حکومت کی جانب سے جن قبائلی سرداروں کو تسلیم کیا گیا ان میں صرف دو مسلمان تھے باقی تمام عیسائی ــــ عیسائی اقلیت میں تھے تاہم تعلیم کا محکمہ بھی عیسائیوں کے ہاتھ میں دیدیا گیا انھوں نے مسلمانوں کو تعلیم سے اسطرح پیچھے رکھا کہ ۱۹۶۲ء میں جب یوگنڈا کو آزادی ملی تو صرف ایک مسلمان گریجویٹ تھا۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ اصحاب کلیسا کے ہاتھوں براہ راست یا بالواسطہ طاقت و قوت اور زمام کار کا آنا انسانیت کشی کے مرادف ہے وہ انفرادی جرم کر سکتے ہیں اجتماعی جرم کر سکتے ہیں ہر شر کی نمائندگی و قیادت کر سکتے ہیں قتل و غارتگری میں ملوث ہو سکتے ہیں انسانیت کشی کر سکتے ہیں ان سارے مظالم و سفاکیوں کے باوجود وہ انسانیت نواز اور انسانیت کے غمخوار رہیں گے انسانیت کے ہمدرد رہیں گے انسانیت کے بہی خواہ رہیں گے انکی تہذیب قابل تقلید و نمونہ ہے انکا اعتراف جرم بھی قابل ستائش رہے گا مگر قابل تادیب نہیں۔

عیسائی دنیا وہ دنیا ہے جہاں مجرم ہیرو بن جاتا ہے جھوٹ اور افترا حقیقت بن جاتی ہے اور مجرم کو مذہب کی پشت پناہی حاصل ہو جاتی ہے جو تمام بین الاقوامی قوانین و مذہب کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

ارادۂ الٰہی اور اسباب مادی

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مادی اسباب کے سلسلے میں انبیاء اور ان کے مخالفین کا فرق

قرآن کا ــــ جو وہ واحد کتاب ہے جس نے انبیاء کی تاریخ، ان کے حالات زندگی اور صحیح خبروں کو محفوظ رکھا ہے ــــ پڑھنے والا تسلسل اور وضاحت کے ساتھ یہ دیکھے گا کہ انبیاء کی بعثت ہمیشہ بڑے تاریک مخالف ماحول میں ہوئی ہے، ... مادی لحاظ سے بھی وہ کمزور اور بے سر و سامان تھے اور ملک، مال، دوست اور ساتھی، اعداد و سرے وہ تمام مادی اسباب جن پر انسانوں کو ناز ہوتا ہے، ان کے مخالفین کے پاس تھے اور ان کے ماتحت تھے، انبیاء کا سرمایہ وہ مضبوط ایمان ہوتا ہے جس تک شک کی رسائی بھی نہیں، اخلاص کامل ہوتا ہے جس میں طمع و نفاق کی ذرا بھی آمیزش نہیں ہوتی، اللہ پر بھروسہ، اس کی طرف رجوع، اس کی چوکھٹ پر افتادگی، عمل صالح، تقویٰ، حسن سیرت، اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر (مذکورہ صفات کی اہمیت برقرار رکھتے ہوئے) وہ صحیح ایمانی دعوت ہوتی ہے جس کی کامیابی کی ضمانت خود خدا نے لی ہے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔ — ہم اپنے پیغمبروں اور ان کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے مدد کریں گے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔ — اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب آئیں گے، اللہ یقیناً قوی اور غالب ہے۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ — ہماری بات طے ہو چکی ہے اپنے بندوں رسولوں کے لئے کہ وہی کامیاب ہوں گے اور ہماری فوج ہی غالب ہوگی۔

متعین و مقصود موضوع

قرآن کے پڑھنے والے کے سامنے یہ بھی آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کے جو قصے، ان کی دعوت کی خبریں اور اس سلسلے میں پیش آنے والے معاملوں، جنگوں، سازشوں اور قوم کی متفقہ دشمنی اور متحدہ محاذ آرائی کا جو نقشہ کھینچا ہے اور اس خطرناک لڑائی کا جو نتیجہ بیان کیا ہے، وہ ہمیشہ ایک نہتے مرد فقیر اور ایک سرمایہ دار اور ذی اثر قوم کے درمیان یا کسی جابر بادشاہ سے ہوئی اور پھر نبوی دعوت اور اس کے علمبردار اپنے فقر و کمزوری کے باوجود کامیاب اور ذی اثر سرمایہ دار اور جابر بادشاہ اپنی قوت و سطوت کے باوصف ہمیشہ ناکام رہے یا اس دعوت کو ماننے پر مجبور ہو گئے ــــ وہ ایک مقصود و مطلوب چیز ہے یہ ایک مشترک حقیقت محض ایک اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ ایک دائمی سنت الٰہی اور ایک طے شدہ بات ہے، اور ظاہر ہے کہ اللہ کی قدرت کاملہ اچانک حادثات اور بخت اور اتفاق سے کوئی علاقہ نہیں رکھتی جو نادانوں اور بے عقلوں کی منطق اور تسکین کا سامان ہے۔

اور یہ واقعات بار بار دہرائے گئے ہیں ان کے ذریعے اس قدرت کاملہ پر ایمان کی دعوت دی گئی ہے جس نے اسباب کو پیدا کیا اور جو اسباب کی مالک، ان میں اپنی مرضی سے تصرف کرنے والی اور انھیں مؤثر یا غیر مؤثر کر دینے والی ہے اور وہ قدرت ــــ جیسا کہ ہم نے سابق خطبہ میں کہا ــــ اسباب کو پیدا کر کے خود معطل اور کمزور نہیں ہوئی اور اپنے ارادے سے انہیں دوسروں کو دینے کے بعد خود اس سے محروم نہیں ہوئی اور نہ وہ تخلیق و ایجاد اور غلبہ و کامرانی کے لئے ان اسباب کی محتاج ہی ہے۔

یہ واقعات حق کی قوت، اس کے باقی رہنے کی صلاحیت اور باطل کی کمزوری اور اس کی سست بنیادی پر دال ہیں اور ایمان کی دعوت دیتے ہیں۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔ — آپ کہہ دیجئے کہ حق آ گیا اور باطل نہ ابتدا کرے گا (نہ) اس کی بازگشت ہوگی۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ۔ — بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں اور وہ اس کا سر کچل کر رہتا ہے اور پھر وہ مٹ جاتا ہے اور تمہارے لئے اس میں جو تم کہتے ہو ہلاکت ہے۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ۔ — جھاگ یونہی ختم ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے اسی طرح اللہ مثالیں دیتا ہے۔

تجربہ اور اللہ کی رحمت کی ترغیب

اس طرح کے قرآنی قصے اللہ اور اس کی مدد پر توکل کی ــــ زمانے کے تمام اختلافات کے باوجود ــــ دعوت ہیں، اور تمام ناسازگار و مخالف فضا اور حالات میں بھی دعوت، حسن سیرت اور عمل صالح پر اعتماد بحال کرتے ہیں، خدائی نصرت کے معجزانہ کارنامے اور قدرت الٰہیہ کے عجائب کے تذکرے قرآن میں بتکرار آتے رہتے ہیں، جب قرآن کسی نبی کو خدائی مدد، فتح مبین، قبولیت دعا اور دشمن پر غلبہ کا ذکر کرتا ہے تو وہیں اس نبی کے ماننے والوں اور اس کی دعوت کے حامیوں کو اس تجربہ کی دعوت بھی دیتا اور انہیں رحمت الٰہی سے پر امید کر دیتا ہے، جیسے ایوب نبی پر خدا کے عطیے کے ذکر کے بعد ارشاد ہوا۔

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ۔ — یہ ہماری رحمت سے ہوا اور عبادت گزاروں کے لئے نصیحت ہے۔

حضرت یونسؑ کے بارے میں فرمایا گیا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔ — ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایسے ہی مومنین کو نجات دیتے ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ — موسیٰ و ہارون پر سلامتی ہو ہم اسی طرح نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ — الیاس پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔

قصۂ لوطؑ کے ذکر کے بعد فرمایا گیا۔

نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ۔ — یہ بطور ہماری نعمت کے ہوا، جو شکر کرتا ہے اسے ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

اس لئے قرآن کے بڑے حصے پر مشتمل یہ قصے تفریحی قصے یا تاریخی کہانیاں نہیں بلکہ وہ ذکر و موعظت، ترغیب و دعوت و ارشاد، رہنمائی اور تقویت و تشجیع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ — ان کے قصوں میں عقل والوں کے لئے سامان عبرت ہے یہ کوئی گڑھی ہوئی بات نہیں بلکہ اپنے سے پہلے واقعہ کی تصدیق اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمان لانے والی قوم کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ — اور ہم انبیاء کی تمام خبریں آپ کو دیتے ہیں جس کے ذریعہ آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں اور آپ کے پاس ان میں حق آچکا جو نصیحت اور مومنین کے لئے یاد کرنے کی چیز ہے۔

تمام انبیاء کے ساتھ اللہ کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ تمام انبیاء کے ساتھ رہا ہے، مثلاً حضرت نوحؑ کی قوم نے جب ان سے کہا۔

اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ۔ — کیا ہم تم پر ایمان لائیں حالانکہ ذلیل لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں۔

حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے عجز کے ساتھ اپنے ضعف کی شکایت کی۔

اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ — میں شکست کھا رہا ہوں تو میری مدد کر!

اور حضرت لوطؑ نے قوم سے کہا۔

لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ۔ — کاش تمہارے مقابلے کی مجھے طاقت ہوتی یا کسی مضبوط چیز کا سہارا لیتا۔

اور حضرت شعیبؑ کی قوم نے ان سے کہا۔

مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ۔ — جو تم کہتے ہو اس کا بیشتر حصہ ہم نہیں سمجھ پاتے اور ہم تمہیں اپنے درمیان کمزور پاتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے اور تم ہم پر غالب آنے والے نہیں۔

اور فرعون اپنے اور حضرت موسیٰ کے بارے میں صراحت اور بے خبری کے ساتھ کہتا ہے۔

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۝ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ۔ — اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا اور کہا کہ اے قوم کیا میرے پاس مصر کی سلطنت نہیں؟ اور یہ نہریں میرے نیچے بہہ رہی ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں؟ کیا میں اس سے بہتر نہیں جو ذلیل ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کے پاس سونے کے کنگن کیوں نہیں آئے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر کیوں نہیں آئے۔

انبیاء جن قوموں کی طرف بھیجے گئے تھے وہ بڑی قوت و قدرت والی، بڑے ساز و سامان کی مالک اور بڑی خوشحال قومیں تھیں، حضرت ہودؑ کا قول اپنی امت کے بارے میں گذر چکا۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ — ڈرو اس سے جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے جو تم جانتے ہو، تمہیں جانور، بیٹے، اولادیں دیں، باغ دیئے اور چشمے۔

اور حضرت صالحؑ نے اپنی امت سے اس طرح فرمایا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۝ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۝ — تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس کام کا تم سے بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ (خدائے) رب العالمین کے ذمہ ہے، کیا جو چیزیں (تمہیں) یہاں (میسر) ہیں ان میں تم بے خوف چھوڑ دیئے جاؤ گے (یعنی) باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کے خوشے لطیف ہوتے ہیں اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔

اور شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ میں تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں۔ لیکن خدا کی عطا کردہ اس خوش حالی کا نتیجہ کیا ہوا؟ اس کا جواب قرآن کی زبان سے سنئے۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ۔ — کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کے پاؤں ملک میں ایسے جما دیئے تھے کہ تمہارے بھی نہیں جمائے اور ان پر آسمان سے لگاتار مینہ برسایا اور نہریں بنا دیں جو ان کے نیچے بہہ رہی تھیں پھر ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کر دیں۔

مادیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج اور انسان کی خدائی کے خلاف سب سے بڑی بغاوت

حضرت ابراہیمؑ کا قصہ جو قرآن میں بار بار بیان ہوا ہے وہ مادی اسباب کی ذاتی تاثیر کے خلاف سب سے بڑا چیلنج، ان اسباب اور ان کے ماننے والوں کی قوت کا مذاق اڑانے والا اور ان کی کمزوری اور غیر مفید ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے، گویا حضرت ابراہیمؑ مادیت اور اس کے حاملین کے استخفاف و استہزاء پر مامور ہو کر آئے تھے جو اس کی تقدیس کرتے، اس کا کرشمہ [illegible] اور اس پر ہر طرح بھروسہ کرتے تھے، ان کو حقیر سمجھتے اور خدا کی مدد سے ان پر فتح پاتے اور ان کی تذلیل میں خاص لذت، قلبی تسکین اور روحانی غذا حاصل ہوتی تھی اور گویا وہ اپنے ایمان و توحید کے طویل اور بابرکت سفر میں ہر قدم پر مادیت کو اپنے قدموں سے روندتے [illegible] کرنے کا التزام کر کے [illegible] مادہ پر روح کی، نظام شرک پر توحید کی [illegible] کر رہے تھے۔

اپنی طویل زندگی میں انہوں نے اپنے اصول کی قوت [illegible] عبادت باطل خداؤں اور حکومت کرنے والی طاقتوں کے خلاف [illegible] راز یہ تھا کہ ان کے وقت کی دنیا مادی اسباب کی کثرت سے قائل اور اس پر حد سے زیادہ اعتماد کر بیٹھی تھی حتیٰ کہ وہ اسے مستقل اور واقعی طور پر مؤثر سمجھنے لگی تھی اور اسے خدا کے ساتھ شریک کی حیثیت دے رکھی تھی۔

مادیت کی غلامی، تقدیس اور اس پر اعتماد نے [illegible] بت پرستی کی شکل اختیار کر لی تھی جس میں وہ پہلے سے ڈوبے ہوئے [illegible] تھے حضرت ابراہیمؑ کی زندگی دونوں بت پرستیوں کے خلاف [illegible] توحید کی دعوت اور اللہ کی [illegible] قدرت کا اعلان اور اس بات کا ثبوت [illegible]

یہ چیزوں کو وجود میں لاتا ہے اور وہ اسباب کا خالق بھی ہے اور ان کی زمام کار بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ اسباب سے تاثیر سلب کر سکتا، اور اشیاء کی خاصیت وافادیت کو روک سکتا، اور ان کا الٹا اثر پیدا کر سکتا، اور ان کو جس کا چاہے تابع و فرمان بنا سکتا ہے۔

لوگوں نے اس "بغاوت" کے جرم میں آگ کا الاؤ تیار کیا اور یہ تجویز پاس کی کہ:

حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ۔ — اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو۔

حضرت ابراہیم کو یقین کامل تھا کہ آگ اللہ کے ارادے کی تابع ہے اور جلانا اس کی ایسی صفت نہیں جو اس سے الگ نہ ہو سکے بلکہ یہ اس میں بطور امانت رکھی ہوئی ایک خاصیت ہے، جس کی لگام کبھی ڈھیلی چھوڑ دی جاتی اور کبھی کھینچ لی جاتی ہے اور اسے ٹھنڈک اور سلامتی بنا دیا جاتا ہے، چنانچہ آپ اس "نار نمرود" میں مومنانہ شان کے ساتھ مطمئن اور پر اعتماد انداز میں کود پڑے اور نتیجہ آپ کے یقین کے تابع ہی رہا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ۔ — ہم نے حکم دیا اے آگ ابراہیم کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی بن جا، اور وہ لوگ اسے نقصان پہنچانا چاہتے تھے تو ہم نے انہی کو ناکام کر دیا۔

لوگوں کا یہ خیال بھی تھا کہ زندگی بغیر سرسبزی و خوشحالی اور پانی کی فراوانی کے ممکن نہیں، اس لئے وہ اپنی آل و اولاد اور اپنے رہنے سہنے کے لئے ایسی زرخیز زمین حاصل کرتے تھے جن میں پانی کی افراط اور شادابی کی فراوانی ہو اور جہاں صنعت و تجارت کی سہولتیں حاصل ہوں، حضرت ابراہیم نے اس چلی ہوئی عادت اور عام رسم و رواج، اور اسباب پر تکیہ کرنے کے خلاف بھی قدم ...

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ ...

قصہ حضرت یوسفؑ اور دعوت طریقوں سے اس کی دوری

حضرت موسیٰ کا واقعہ

...

يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۔ — ... اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں اور نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

قصۂ یوسفؑ اور سیرت نبویؐ میں مماثلت

خاتم النبیینؐ اور قریش کے وہ افراد جو ان پر ایمان لائے اور جنھوں نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے تھے، وہ بھی ایسے ہی تاریک حالات و مشکلات سے دوچار تھے، اور انھیں بھی تعداد کی کمی، موقف کی کمزوری، اسباب کی نایابی، خاندان کی ملامت، اور قوم کی شدید مخالفت و مقاطعہ، گھراؤ، دباؤ اور راہ خدا سے بندش، اور مومنین کی مظلومیت (جنھیں وہ بد دین اور احمق کہتے تھے) رسولؐ کے قتل کی سازش، مستقل خوف و خطرہ کا سامنا تھا جس کا قرآن سے زیادہ معنی خیز بیان اور اس سے بہتر تصویر کشی ممکن نہیں۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ — وہ وقت یاد کرو جب تم بہت تھوڑے اور زمین میں کمزور و ضعیف تھے اور تمھیں یہ ڈر لگا رہتا تھا کہ لوگ تمھیں کہیں اچک نہ لیں۔

رسول اللہؐ کو مدد غیبی اور عظیم مستقبل کی بشارت

ان تاریک حالات میں جو نہ کوئی امید بندھاتے اور نہ کسی مستقبل کی بشارت دیتے ہیں، اور نہ جن میں روشنی کی کوئی کرن ہی دکھائی دیتی ہے ——— اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان کیا ...

...

انبیاء کی کامیابی امت کی کامیابی

انبیاء کی دعوت پر ایمان یا پھر ہلاکت و تباہی

انفرادی اور قومی مصالح کی کوئی قیمت نہیں

داعیوں اور مومن و صالح کام کرنے والوں کے لئے قوت و اعتماد کا سرچشمہ

ایک پھیلا ہوا غلط خیال

ایمان و اطاعت، مومن کا ہتھیار اور کامیابی کی کنجی

امت مسلمہ کا مستقبل انبیاء کی سیرت سے وابستہ

...

تعمیر حیات میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ایمان وحکمت کی سرزمین - یمن - میں

نور عظیم ندوی

یمن :- جنوب میں بحر ہند اور خلیج عدن اور مغرب میں بحر احمر سے گھرا ہوا یہ عرب ملک قدیم عربی تاریخ میں بھی مشہور رہا ہے اور اسلامی تاریخ میں بھی، ہندوستان کے علمی حلقے سے بھی اسکے گہرے روابط رہے ہیں اور حاجیوں کے جہازوں کی گزرگاہ ہونے کی وجہ سے عام مسلمانوں میں بھی اس کا چرچا رہا ہے، قدیم ترین تمدن رکھنے والا یہ ملک جغرافیائی اور فوجی اعتبار سے بھی بڑے اہم مقام پر واقع ہے اور اسی وجہ سے بڑی طاقتوں کی توجہ اور انکی کشمکش کا مرکز بھی بنا رہا ہے

تھی اور ایک زمانے تک اسے بڑا عروج حاصل رہا، ساتویں صدی قبل مسیح میں سبا کو عروج حاصل ہوا، جنہوں نے سیاسی و فوجی قوت کو بھی ترقی دی اور تہذیب و تمدن کو بھی قرآن میں ہے۔ "لقد کان لسبا فی مسکنہم آیۃ" (سبا کے لئے قیام میں انکے لئے نشانیاں تھیں) موجودہ شہر صنعا کے جنوب مشرق میں ان کا پایۂ تخت تھا، تورات، یونانی اور رومی لٹریچر میں بھی ان کا ذکر ملتا ہے یہاں کے لوگ زراعت کے علاوہ سونا، چاندی ...

اہمیت کا بندرگاہ کو چھوڑنے پر بڑی مشکل سے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔

یمن قدیم زمانہ سے اسلامی علوم کا مرکز بھی رہا ہے یہیں مشہور عالم دین امام محمد بن علی الشوکانی پیدا ہوئے اور صنعا کے قاضی رہے ہوئے اور تصنیفات چھوڑیں انکی دو کتابیں نیل الاوطار اور ارشاد الفحول ہیں جن کو کوئی عالم دین بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔ انکے علوم کا فیض ہندوستان میں پہونچا اور نواب سید صدیق حسن ...

گوا میں مسلم پرسنل لا

حکیم عبد القوی دریابادی

گوا (پرتگالی ہند) کے زمانہ غلامی میں وہاں کے مسیحی پرتگالی حکمرانوں نے اپنے حدود مملکت میں ہر مذہب کے باشندے کے لئے یکساں سول کوڈ نافذ کر رکھا تھا۔ آزادی کے کئی سال بعد اس علاقہ کو پرتگالی حکومت سے آزادی حاصل ہوئی اور ان کا انضمام ہندوستان میں ہوا اس کے کئی سال بعد یہ انکشاف ہوا کہ اس علاقہ کے مسلمان اپنے یہاں نکاح طلاق، وراثت وغیرہ میں مشترکہ سول کوڈ پر عمل کے لئے مجبور ہیں ...

مسلمانوں کو مشترکہ سول کوڈ سے مستثنیٰ کر کے ان کے قانون شریعت کو بحال (کرنے کا) اقدام کر رہی ہے اور اس اقدام کے خلاف اس مسلمان عورتوں کی نو قائم شدہ انجمن اور وہاں کے مسلمان مردوں کی ایک تجدد زدہ جماعت والے وہاں کے مسلمانوں کے گھر گھر گشت کر کے مسلمانوں کو ورغلانے میں

معروف ہیں کہ وہ حکومت پر یہ ظاہر کریں کہ وہ مشترکہ سول کوڈ کو اپنے یہاں رائج رکھنا چاہتے ہیں اور مسلم قانون شریعت کے دوبارہ نفاذ کے مخالف ہیں کہ اس میں مسلمان عورتوں کے ساتھ شدید ناانصافی برتی جاتی ہے۔

مسٹر مسانی نے اپنے مضمون ...

سوال وجواب

محمد طارق ندوی

...

بقیہ ص ۱۲

دیا، عبد اللہ قادری (استاذ ادب عربی) نے خاص طور سے زور دیا اور بتلایا کہ موسم اس وقت مناسب ہے طلبہ بھی اور سیاسی بھی، طلبہ کے امتحانات بھی ابھی دور ہیں اور وہ دورہ کے منتظر ہیں حکومت کے ذمہ دار بھی اس دورہ میں دلچسپی رکھتے ہیں پھر عبد اللہ قادری نے ہی دلچسپی لے کر سفر کے انتظامات کرا دیئے اسطرح حضرت مولانا مدظلہ، مولانا واضح رشید ندوی کے ساتھ، دعوت تبلیغ کا ارادہ و جذبہ لئے ہوئے ہوائی جہاز کے ذریعہ اس علاقہ کے لئے روانہ ہوئے جہاں آج سے سیکڑوں سال قبل دعوت و تبلیغ اسلام ہی کا فریضہ انجام دینے کے لئے ان کے جد امجد حضرت علیؓ (غالبا) صحرائی جہاز (اونٹ) کے ذریعہ تشریف لائے تھے۔

یمن کا یہ پہلا سفر تھا لیکن یمن نہ مولانا کے لئے اجنبی تھا نہ مولانا ہی اہل یمن کے لئے اجنبی تھے لکھنؤ یونیورسٹی میں عربی ادب کے استاذ محترم استاذ علامہ خلیل عرب اور مولانا کے استاذ خصوصی یمن ہی سے تعلق رکھتے، ان کے دادا مشہور محدث اور امام شوکانی کے ایک واسطے سے شاگرد بھوپال آگئے تھے نواب سید صدیق حسن خاں سے سند حدیث لی تھی، مولانا محمد بشیر سہسوانی علامہ شمس الحق ڈیانوی، حافظ عبد اللہ غازیپوری و مولانا عبد العزیز رحیم آبادی وغیرہ ان کے شاگردوں میں سے تھے خود مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا سلسلہ حدیث بھی شیخ حسین بن محسن حضرت سعد بن عبادہ (انصاری) کی اولاد میں سے تھے جو تاریخ کے کسی دور میں یمن آکر آباد ہو گیا تھا، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنے استاذ علامہ خلیل عرب کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون لکھا تھا جو پرانے چراغ حصہ اول میں شامل ہے مولانا نے اپنی کتاب "اسلامی ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش" میں یمن اور وہاں کے حکمراں کی پالیسی اور طرز کا تفصیلی جائزہ دیا ہے جو ایک دستاویزی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسری طرف مولانا کی عربی تصنیفات یمن پہنچ چکی تھیں اور وہاں کے علاوہ جنھیں ان سے شناسائی تھی یمنی طلبہ اور نوجوان سعودی عرب اور دوسرے ممالک میں مولانا سے ملتے رہتے تھے انکی تقریریں اور ملاقاتیں سنتے رہتے تھے یمنی کتابوں میں مولانا کی کتابیں داخل نصاب بھی ہیں اسی طرح سفر نہ کرنے کے باوجود مولانا اور اہل یمن کے درمیان اجنبیت نہیں تھی، پھر اسلام کا رشتہ جو تمام رشتوں سے زیادہ طاقتور، موثر اور مقدس ہے، انہیں رشتوں کی وجہ سے مولانا نے اس سفر کے دوران ملاقاتوں اور تقریروں میں کہا کہ میں کسی نئے ملک یا اجنبی دیس میں نہیں آیا ہوں بلکہ اپنے گھر اور اپنے بھائیوں کے درمیان ہوں۔

یمن کو روانگی

۱۴ مئی کو صبح ۴ بجے جدہ سے سعودی ایرلائنز کے طیارہ سے روانہ ہوئے اور سوا گھنٹے کے بعد صنعاء ایرپورٹ پہنچے، ہوائی اڈہ پر احمد عبد ناشر، محمد المؤید، مدیر الدعوۃ لمرکز التوجیہ والارشاد، شیخ شرف عبد الکریم پیوپلس کانگریس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر، یمن اسٹوڈینٹس فیڈریشن کے نمائندے اور دوسرے نوجوان موجود تھے بعض اہم شخصیات کیلئے مخصوص راستہ سے اندر لے گئے، ہوائی اڈہ پر باہر آنیوالے مسافر کیلئے ضروری اندراجات اور دوسری کارروائی کرائیں، وہاں سے [illegible] کے قدیم [illegible] داعی۔

احمد عبد ناشر کے مکان پر ہوئی، مکان ہوائی اڈے کے قریب ہی تھا یہاں اور بھی متعدد علماء اور رشید نوجوان جمع ہو گئے تھے یہاں ان لوگوں سے ملاقات ہوئی تعارف ہوا، ان علماء و مخلصین نے یمن کے حالات تفصیل کے ساتھ بتلائے، وہاں طلبہ، مثقفین اور عوام میں موجود رجحانات، اسلامی تحریک کی سرگرمیاں، ملک کی ثقافتی و علمی صورتحال، سیاسی مسائل، مشکلات اور شمالی یمن کی کمیونزم اور اسلام کی کشمکش، جنوبی اور شمالی یمن کی رقابت، عالمی طاقتوں کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں عرب اور اسلامی ممالک کا طرز عمل اور خاص طور سے یمن کے بارہ میں ان کا رویہ، یہ ساری باتیں سامنے آئیں خاص طور سے وہاں کے ایک بڑے ذہین اور مخلص داعی اور نیشنل کانگریس کے رکن لیلیین عبد العزیز نے تمام حالات کا صحیح جائزہ پیش کیا، اسی مجلس میں سفر کا پروگرام اور اہم شخصیتوں سے ملاقاتوں کا نظام مرتب ہوا اور اس سفر کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے بارے میں مشورہ ہوا یہ بڑی اہم اور مفید مجلس تھی اس پورے سفر کی شاید سب سے اہم مجلس کہ یہی پورے سفر کے پروگراموں کی بنیاد تھی، یہاں ناشتہ ہوا اور اسکے بعد مولانا ایک ہوٹل "فندق الدولۃ السیاحی" منتقل ہو گئے یہ ہوٹل کسی زمانہ میں امیر علی کا محل تھا یہ پتھر کی وسیع اور شاندار عمارت ہے، مشرقی فن تعمیر کا نمونہ، بڑے کشادہ اور ہموار کمرے اطراف کا ماحول بھی مشرقی ہے۔ پرانے شہر اور عوامی علاقہ میں واقع اس محل کا احاطہ بہت بڑے رقبہ میں پھیلا ہوا ہے، چاروں طرف سبزہ زار، پھولوں کی کیاریاں باغات اور کھیت ہیں شاید ہی کہیں کسی ہوٹل کے احاطہ اور اطراف میں اتنے وسیع کھیت اور سبزہ زار ہوں، مولانا اور ان کے رفیق کو ہوٹل کا ایک کشادہ کمرہ میں ٹھہرایا گیا مقامی وقت کے مطابق ۱۰ بجے کے قریب ہوٹل پہنچے ۱۱ بجے قریب ہی ایک جگہ کھانے کا انتظام تھا، وہاں کچھ مقامی علماء اور دعوتی میدان میں کام کرنے والے نوجوانوں سے ملاقات ہوئی اور کھانے کے بعد آرام کیلئے ہوٹل آگئے، مولانا کو جو کمرہ ملا تھا وہاں تک زینوں سے چڑھ کر جانا ہوتا تھا جس سے پیر کی مستقل بیماری کی وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پروگرام دعائیں کبھی ہوتے تھے بار بار چڑھنے اترنے میں تکلیف ہوتی تھی، اسی لئے بعد میں اسی ہوٹل کے احاطہ پر ایک چھوٹی سی عمارت میں منتقل ہو گئے، وہاں موٹر دروازہ تک آجاتی تھی — ۳ دن تک اسی ہوٹل میں قیام رہا اور یہاں آتے جاتے عام یمنیوں کو دیکھنے کا موقع ملا، اس سے پہلے حج کے موقع پر یا دوسرے مواقع پر سعودی عرب میں یمنیوں کو دیکھنے اور ملنے کا بارہا اتفاق ہوا ہے لیکن کسی کو اسکے گھر میں "علی الطبیعۃ" دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہے۔

یہ نرم طبیعت اور سادہ زندگی گذارنے والے یمنی بڑی حد تک اپنی پرانی خصوصیات کو باقی رکھے ہوئے ہیں، انکی عام زندگی میں قدیم عرب روایتیں بھی موجود ہیں، مشرقیت کا بھی اثر اور غربت کا بھی۔ یہ سارے اثرات انکی چال ڈھال میں بھی نظر آتے ہیں وضع قطع اور لباس میں بھی، مکانات اور طرز رہائش میں بھی اور سڑکوں اور گلیوں میں بھی [illegible] پگڑی بھی لگاتے ہیں لیکن سعودیہ اور دوسرے علاقوں میں [illegible] رومال کیطرح سر پر ڈال لیتے ہیں اور [illegible] عقال بھی باندھتے ہیں کبھی یمنی عمامہ کیطرح [illegible] رومال [illegible] کو لپیٹ لیتے ہیں، عوام اور قدیم طرز کے لوگ [illegible] سے اونچی لنگی پہنتے ہیں اور کمر میں کپڑا لپیٹے ہیں اگرچہ مثقف لوگوں کا لباس اب یہ نہیں رہا لیکن دو چیزیں اب تک مشترک ہیں ایک تو [illegible] عمامہ دوسرے خنجر۔ خنجر یا کسی زمانہ میں حفاظت کیلئے رکھتے [illegible] لیکن اب یہ فیشن بن گیا ہے اور بڑے بڑے مثقفین اور علماء بھی خنجر لگائے نظر آتے ہیں، اس میں لوگ تفنن سے بھی کام لیتے ہیں اس سے لوگوں کی دولت و ثروت اور کس قدر اسراف کا بھی اندازہ ہوتا ہے اسکے دستہ میں اسکی قیمت کے اعتبار سے چاندی، سونا، اور ہیرے نگ جڑے ہوتے ہیں جو خنجر بردار کی دولت و وجاہت کی دلیل سمجھا جاتا ہے

اصل اور قدیم آبادی کے مکانات عام طور پر قدیم طرز کے پتھروں کے ہیں، جنہیں لکڑی کے موٹے موٹے دروازے اور چوکھٹ لگے ہوتے ہیں سڑکیں اور راستے عام طور پر کچے اور ناہموار ہیں گاڑیاں بآسانی نہیں چل سکتیں یا وہ ہچکولے کھاتی ہیں کہ بدن چور چور ہو جائے موجودہ حکومت نے راستوں اور سڑکوں کی طرف توجہ دی ہے اور نئی سڑکیں اور قومی شاہراہیں کچھ بن چکی ہیں کچھ بن رہی ہیں، وہاں ہر اچھے گھر میں ایک بڑا دیوان ہوتا جس میں فرش پر نشستوں کا انتظام ہوتا ہے اور یمنی عام طور پر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد [illegible] ایک پتی قات، منہ میں دبائے گھنٹوں اس سے لطف لیتے ہیں ساتھ ہی حقہ کے کش بھی لگاتے ہیں، منہ میں قات بھرے ہوتے پھولے پھولے گال عجیب لگتے ہیں گھر وہاں کا عام رواج ہے قات کی بھی سستی اور مہنگی مختلف قسمیں ہوتی ہیں اور مہمانوں کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں، مولانا کے سامنے بھی ایک آدھ بار دعوتوں میں قات پیش کیا گیا لیکن مولانا کے انکار پر لوگ احتیاط کرنے لگے، اس "قات" کے بارے میں بعض علماء کی رائے سخت ہے وہ اسے ممنوع قرار دیتے ہیں جبکہ یمنی علماء کی رائے نرم ہے پتہ نہیں یمنیوں کی سادگی ہے یا سادہ لوحی، اور نشے کی ایک لت کہ روزانہ کئی گھنٹے اسی میں ضائع کر دیتے ہیں جیسے کسی زمانے میں ہمارے یہاں افیونی پینک میں پڑے رہتے تھے اور یمنی علماء بھی لگتا ہے اسکی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔

مولانا دوپہر کے کھانے کے بعد "قات کی مجلس" چھوڑ کر ہوٹل چلے آتے کچھ دیر آرام کیا، پھر عصر کے قریب کچھ علماء ملنے کیلئے آگئے ان میں قاضی یحییٰ لطف الفسیل بھی تھے، یہ وہاں کے علمی اداروں کی منتظمہ کمیٹی کے سربراہ اور پیوپلس کانگریس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے مستقل ممبر ہیں اور حکومت میں بڑا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔

یمن میں زیدی امام احمد اور انکے بعد ان کے بیٹے بدر کی حکومت تھی ۱۹۶۲ء میں فوجی انقلاب کے بعد سے فوجی حکومت ہے، لیکن عوام سے رابطہ بھی قائم ہے اور جنوبی یمن کی کمیونسٹ حکومت کی سازشوں نے عوام کو حکومت سے اور قریب کر دیا ہے وہاں کی حکمراں پارٹی کو "المؤتمر الشعبی" (پیوپلز کانگریس) کہا جاتا ہے۔ اور "اللجنۃ الدائمۃ للمؤتمر الشعبی" اسی حکمراں پارٹی کی مرکزی کمیٹی ہے جو حکومت کی پالیسیاں متعین کرتی ہے اور ملک میں سب سے زیادہ با اختیار کمیٹی ہے، مجلس الشعب (پارلیمنٹ) اسکے علاوہ ہے عوام کی دینی و فکری رہنمائی کیلئے "مکتب التوجیہ والارشاد" کا نظام ہے اسکے سربراہ قاضی احمد عبد الرحمن مجبوب اور ان کے نائب محمد بن محمد السیندار دونوں اصلاح اور دعوت کا جذبہ اور دینی درد رکھنے والے عالم دین ہیں اس محکمہ کے تحت دینی دعوت، ارشاد اور دینی رہنمائی کا کام ملک کے مختلف علاقوں اور دور دراز قبائل تک پھیلا ہوا ہے۔ صنعاء میں ان کے مرکزی دفتر کی عمارت اپنی شان و شوکت میں کسی وزارت کی عمارت سے کم نہیں، اسکے علاوہ پورے ملک میں تعلیمی ترقی اور مدارس کے قیام و انصرام کے لئے ایک الگ محکمہ "الہیئۃ العامۃ للمعاہد العلمیۃ" کے نام سے ہے اسکے سربراہ یحییٰ لطف الفسیل ہیں [illegible] پورے ملک میں پھیلے ہوئے تعلیمی اداروں میں طلبہ کی انجمنیں ہیں اور ملکی پیمانہ پر [illegible] فیڈریشن جمعیۃ "اتحاد طلاب الیمن" کے نام سے ہے، اسی فیڈریشن نے مولانا کو دورہ کی دعوت دی تھی لیکن تقریروں اور ملاقاتوں کا پروگرام مرتب کرنے میں اتحاد الطلبہ مکتب التوجیہ اور الہیئۃ العامۃ للمعاہد، تینوں ادارے شریک رہے جس کی وجہ سے کم وقت میں زیادہ اور مفید ملاقاتوں اور تقریروں کا اہتمام ہو سکا، آسانی ہوگی

۱۴ مئی کی شام کو مولانا ایک فوجی گاڑی میں اور فوجیوں ہی کی حفاظت میں کیڈٹوں کو ہوا بازی کی تربیت دینے والے کالج "کلیۃ الطیران" میں لے جائے گئے وہاں مغرب کی نماز ادا کی، ایک پہاڑی پر واقع، چاروں طرف سے حفاظتی چوکیوں اور حفاظتی دستوں سے محصور اس مسجد میں زیر تربیت نوجوان اور فوجی اپنی وردیوں میں ملبوس خدا کے حضور صف بستہ تھے اور قدیم دور کے مسلمان مجاہدین کی یاد دلا رہے تھے۔ مولانا اس سے پہلے سعودی اور اردنی فوج کے بعض دستوں کو خطاب کر چکے ہیں لیکن جب بھی اسلام اور اسلامی ممالک کی دفاع کیلئے سینہ سپر ہونے والے نوجوان سامنے ہوتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، بوڑھی رگوں کے اندر خون کی روانی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تاریخ اسلام کے وہ مناظر نگاہوں کے سامنے گھوم جاتے ہیں جب خلفائے اسلام مجاہدین کو سرحدوں کی طرف رخصت کرتے تھے اور انہیں الوداعی نصیحتیں کیا کرتے تھے

اسی مسجد میں مولانا نے بعد نماز مغرب تقریر کی جسکا عنوان تھا "دور الشباب فی حمایۃ الاسلام" تقریر میں مولانا نے موجودہ حالات اور اسلام اور عالم اسلام کے گرد منڈلاتے خطرات کا جائزہ لیا عالم اسلام کی سرحدوں اور اسکے ساتھ ہی اسلام کی ثقافتی و فکری سرحدوں کی حفاظت میں نوجوانوں کے کردار کو واضح کیا اور تاریخی واقعات کے حوالوں سے بتلایا کہ مسلمان مجاہدین اور اسلام کے نونہالوں نے اسلام اور عالم اسلام کی حمایت و مدافعت میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں، اور زمانہ پھر انہیں شاہین صفت نوجوانوں کا منتظر ہے جو اسلام کا پیغام "انسانیت کا پیغام" لیکر اپنی جانیں اپنی ہتھیلیوں پر لے کر آگے بڑھیں اور دنیا کے لئے پھر ایک بار طاغوتی حکومتوں کے ظلم و جور سے نکل کر اسلام کے عدل و انصاف کے سایہ میں پناہ لینے کا موقع فراہم کریں (افسوس کہ مولانا کی اس تقریر کا ٹیپ نہیں حاصل ہو سکا)

مولانا کی تقریر کے بعد مرکز التوجیہ والارشاد کے مدیر الدعوۃ محمد المؤید نے مختصر تقریر کی ان کے بعد ہوائی فوج کے افسر نے شکریہ کی مختصر تقریر کی لیکن یہ مختصر تقریر ایمان کی طاقت، جذبات کی شدت اور الفاظ و عبارات کی فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ تھی، اس نوجوان افسر نے مسلمانوں اور مجاہدین پر اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کا تذکرہ کیا، اس نے کہا کہ اللہ کی نصرت اب صرف دل سے یقین کرنے والی چیز اور عقیدہ یا فلسفہ کا نظریہ نہیں رہ گئی بلکہ مشاہدہ اور تجربہ بن گئی ہے۔ آج یہ ہمارے سامنے کا واقعہ اور آنکھوں دیکھی حقیقت ہے کوئی نظری اور فکری چیز نہیں ہے کہ اسکے لئے عقلی احتمالات و امکانات تلاش کریں اسی سلسلہ میں یمن کے بعض واقعات اور افغان مجاہدین کے کارناموں کا حوالہ دیا، اس نے دوران تقریر ہندوستانی علماء کی علمی خدمات کا اعتراف کیا ان کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ مسلمان دنیا میں جہاں بھی ہیں ہمارے عواطف اور ہماری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں۔ اس نے مولانا کی تشریف آوری اور ان کی تقریر کا شکریہ ادا کیا۔ کلیۃ الطیران سے لوٹ کر ہوٹل میں رات کا کھانا کھایا، کھانے پر احمد عبد ناشر اور کچھ دوسرے علماء و داعیین بھی ساتھ تھے ان سے بعد تک دیر تک گفتگو رہی اور صبح کا پروگرام طے ہوا

—————

عالم اسلام

محمود الازہار ندوی

لیبیا کے صحراء میں زیر زمین دریا کی تعمیر

لیبیا کے علاقہ کفراوس کے علاقہ پائی جانے والی ایک زیر زمین جھیل کا پانی بحر روم کے ساحلی علاقوں میں پہنچایا جائے گا اس منصوبہ پر گیارہ ارب ڈالر لاگت آئے گی اور تعمیر کا کام جنوبی کوریا اور امریکہ کی فرمیں کریں گی اس منصوبہ کے پہلے مرحلہ کے تحت ایک ہزار دو سو میل لمبی پائپ لائن بچھائی جائے گی پروگرام کے تحت یہ منصوبہ ۱۹۸۹ء میں مکمل ہوگا لیبیا کے سربراہ نے اس منصوبہ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسانی ہاتھوں سے تعمیر ہونے والا یہ دریا ایک عظیم معجزہ بلکہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوگا جب کہ سوڈان اور مصر کی حکومتوں نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ اس منصوبہ سے ان کے زیر زمین پانی کی سطح میں کمی آجائے گی،

سعودی عرب زرعی پیداوار میں خود کفالتی کے لئے گامزن۔

سعودی عرب اپنی ۸۰ لاکھ آبادی کے لئے زرعی پیداوار میں خود کفالتی کے لئے گامزن ہے باوجود اس کے کہ سعودی عرب کا ۸۰ تا ۹۰ علاقہ صحرا پر مشتمل ہے اس سال سعودی عرب میں ایک لاکھ تیس ہزار ٹن گندم کی پیداوار ہوئی جو ملکی ضرورت سے چار لاکھ ٹن زائد ہے علاوہ ازیں مرغبانی کے شعبہ میں بھی سعودی عرب کی صورت حال خاصی تسلی بخش ہے، باخبر ذرائع کے مطابق اس سال دو لاکھ ٹن چوزوں کی پیداوار متوقع ہے جبکہ سال گزشتہ میں ان کی پیداوار ڈیڑھ لاکھ ٹن تھی سعودی عرب اندرون ملک دودھ کی پیداوار میں بھی خود کفیل ہو چکا ہے اور پہلی مرتبہ سعودی عرب سے دوسری عرب ریاستوں کو دودھ برآمد کیا جانے لگا۔

سعودی عرب کی وزارت اطلاعات نے سعودی باشندوں سے کہا ہے کہ وہ بیرون ملک صیہونی عناصر کے اسٹوروں سے خریداری بند کر دیں، بیان میں کہا گیا ہے لندن اور دیگر ممالک میں یہ اسٹورز عربوں کو بدنام کر رہے ہیں ان اسٹورز کے مالکان عرب گاہکوں پر چوری کے جھوٹے الزامات لگاتے ہیں۔

اسلامی ممالک کی مشترکہ اسلحہ سازی کی صنعت

اسلامی ممالک کی مشترکہ اسلحہ سازی کی صنعت کی تجویز پر غور کیا جارہا ہے اس کا اشارہ پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک انٹرویو میں دیا ہے جو اردو ڈائجسٹ میں شائع ہوا ہے پاکستان ۴۵ ممبروں پر مشتمل اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا ممبر ہے جس کا مقصد ہی سیاسی و معاشی تعاون ہے انہوں نے مزید بتایا کہ اس تجویز میں عمل در آمد کی راہ میں متعدد رکاوٹوں کے باوجود مشترکہ اسلامی آرڈیننس فیکٹری کی تجویز پر غور ہو رہا ہے، رکاوٹیں یہ ہیں کہ اسلامی ممالک مختلف ذرائع سے ہتھیار خریدتے ہیں پھر ان میں باہمی اعتماد کا بھی فقدان ہے اور غیر ملکی طاقتیں اسلامی اتحاد کو توڑنے میں کوشاں رہتی ہیں۔

چین میں پہلی مسلم لمیٹڈ کمپنی کا قیام

چین میں مسلمانوں کی پہلی مسلم لمیٹڈ اسٹاک کمپنی قائم کی گئی ہے چینی خبر رساں ایجنسی کے مطابق یہ کمپنی صوبہ ژین ژیانگ میں تشکیل دی گئی ہے اور یہ چین میں قائم اسلامی سوسائٹیوں اسلامی ملکوں اور بینکوں سے فنڈ اور حصص قبول کرے گی، یہ برس غذا کو ڈبوں میں بند کرنے والی فیکٹریاں مچھریاں چلانے اور اپنے ہوٹل و ریسٹورنٹ قائم کرے گی جہاں مسلمانوں کے کھانے تیار ہوں یہ کمپنی ژین ژیانگ صوبے میں عربی طرز کے مکانات بھی تعمیر کرے گی، واضح رہے کہ ژین ژیانگ کو ۱۹۴۹ء میں کومن تانگ کی فوجوں کی شکست کے بعد خود مختار علاقہ قرار دیا گیا تھا۔

مراکش کے پارلیمانی انتخابات

سات سال میں ہونے والے پہلے پارلیمانی انتخابات کے نتائج کے ساتھ ہی مراکش کی حکومت نے اپنا رخ بائیں جانب کر لیا ہے وزارت داخلہ نے آج اعلان کیا ہے کہ ۷۵ لاکھ ووٹروں میں سے ۶۳٫۸ فیصد افراد نے ووٹ ڈالے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ دائیں بازو کی دو اہم پارٹیوں کو جنہیں ۱۹۷۷ء کو منتخبہ اسمبلی میں غلبہ حاصل تھا زبردست نقصان پہنچا یا ہے سابق وزیر اعظم احمد عثمان کو نیشنل سینٹر نامی انڈیپنڈنٹس کو صرف ۴۱ نشستیں ملی ہیں جبکہ گزشتہ اسمبلی میں اسے ۱۸۱ نشستوں کے ساتھ اکثریتی پارٹی کا موقف حاصل تھا۔ مراکش کی سب سے قدیم سیاسی پارٹی سابق وزیر خارجہ محمد بوقیطہ کی قوم پرست استقلال پارٹی کو بھی زبردست نقصان اٹھانا پڑا جسے صرف ۴۳ نشست حاصل ہوئی ہیں جبکہ سابقہ اسمبلی میں اسے ۵۱ نشست حاصل ہوئی تھیں، موجودہ انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں سابق وزیر مملکت بوعبید کی نئی بائیں بازو کی پارٹی دستوری یونین کو ملی ہیں ۵۵ نشستوں کے ساتھ اس پارٹی کو اب نئی اسمبلی میں سب سے زیادہ نشستیں رکھنے والی پارٹی کا موقف حاصل ہو گیا ہے سابق اسمبلی میں اس کا کوئی نمائندہ نہیں تھا بائیں بازو کی سب سے بڑی تنظیم سوشلسٹ یونین آف پاپلر فورسز کو ۳۴ نشستیں ملی ہیں جو اسکے ارکان کی سابق تعداد سے دوگنی ہے کمیونسٹوں کی تنظیم، پارٹی پروگریس اینڈ سوشلزم کو پہلی مرتبہ دو نشستیں ملی ہیں جو اب تک اسمبلی میں اسے صرف ایک نشست حاصل تھی جس کے نئے پارٹی کے لیڈر علی یافتہ منتخب ہو گئے ہیں۔

لاس اینجلیس میں تبلیغ اسلام

سائنس اور ٹیکنیکل ترقی اور رہن سہن کی جدید سہولتوں کے باوجود انسان اس مادی دنیا میں ذہنی اور قلبی سکون کا متلاشی ہے تیسویں اولمپک کھیلوں کی رپورٹنگ کے لئے لاس اینجلیس آنے والے نامہ نگار نے اس امر سے کیا ہے جس کے مطابق دنیا بھر لوگ اسلام کے بارے میں مزید معلومات اور اس کی رہنمائی کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ سیکھنا چاہتے ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے آگاہی بھی چاہتے ہیں مگر ان کا تقاضہ ہے کہ یہ تعلیمات لٹریچر کی شکل میں ہوں۔ نامہ نگار کے مطابق لاس اینجلیس کے اسلامی مرکز میں ہر سال تقریباً ۱۵۰ مقامی باشندے حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں اسلامی مرکز کے منتظم سراج صباح نے بتایا کہ اس مرکز میں گزشتہ ۳۰ سال میں ۵۰۰ سے زائد افراد نے اسلام قبول کیا انہوں نے کہا کہ امریکہ جیسے آزاد اور انتہائی جمہوری ملک میں کسی شخص کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا لوگ رضاکارانہ طور پر اسلامی مرکز آتے ہیں اور اسلام کے بارے میں تحقیقی سوالات کرتے ہیں جس کے بعد مطمئن ہونے کی صورت میں کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت پڑھ لیتے ہیں۔

نو مسلموں کے لئے اسلام کے بارے میں مزید رہنمائی اور تعلیم کے انتظام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ نو مسلموں کے لئے خصوصی کلاسیں ہوتی ہیں جہاں انبیاء علیہم السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بارے میں بنیادی علوم سے آگاہ کیا جاتا ہے اس اسلامی مرکز کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر چلا جائے اسلامی تعلیمات کے مطابق متوازن زندگی کے قیام کے لئے جدوجہد کی جائے نیک کی ثقافتی روایات سے ہٹ کر مسلمانوں کا تشخص نمایاں کیا جائے اسلام کے متعلق غلط تاثرات ختم کئے جائیں اسلام کی بھی تعلیمات کو عام کیا جائے اور ملکی معاشرہ میں رائج برائیوں کے خاتمے میں تعمیری کردار ادا کیا جائے۔

افغان کھلاڑیوں کا انحراف

گزشتہ دنوں یہ خبر آئی تھی کہ امریکہ میں پناہ لینے والے چار روسی فوجی عہدیداروں سے انکشاف کیا تھا کہ افغانستان میں متعین روسی افواج کی اکثریت مجاہدین سے جنگ نہیں کرنا چاہتی ہے اور روسی نظام سے بددل اور اپنے آپ سے مایوس ہو کر اپنی وفاداری کو دوسرے ملک سے وابستہ کر دیتے ہیں ان میں سے ایک نے کہا تھا کہ میں رضاکارانہ طور پر وہاں سے چلا آیا ہوں کیونکہ میں اب مزید روسی نظام کا حصہ نہیں رہ سکتا میں ایک ایسے ملک میں رہنا چاہتا ہوں جہاں آزادانہ طور پر سوچنے اور بات کرنے کی اجازت ہو۔

اس قسم کے خیالات کا اظہار ان افغان کھلاڑیوں نے بھی کیا ہے جو ایشیائی فٹ بال ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے چین جارہے تھے راستہ میں ہندوستان میں اپنے کو افغانستان سے الگ کر دیا اور اقوام متحدہ کے پناہ گزیں اداروں سے رابطہ قائم کر لیا ان کھلاڑیوں میں سے دو نے تو جاتے وقت اپنا تعلق افغانستان سے توڑ لیا تھا، مگر ایک کھلاڑی واپس میں نئی دلی میں اپنی وفاداری کو افغانستان سے منقطع کریں، ان کھلاڑیوں کا کہنا ہے افغان فوج بشمول روسی افواج کے کریہ ہوس افغانستان کے نہتے شہریوں میں ظلم و تشدد کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں آزادی نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور ہم لوگ جب واپس جائے تو فوج میں بھرتی کر دئے جاتے اور نہتے شہریوں کا قتل عام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے ان میں سے ایک نے جس کا نام فرید احمد تھا اس نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ فرار کا پروگرام افغانستان میں مسلسل روسی جارحیت کی بنا پر بنایا ہے اور دلی میں دوسرے پناہ گزینوں کے ساتھ پناہ حاصل کرلی ہے اور امریکہ میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے وہ امریکی سفارتخانہ سے رابطہ قائم کر رہے ہیں

وحدت عقیدہ کی بنیاد پر وحدت عمل پر گامزن ہو جائیں

گزشتہ دنوں سعودی ولی عہد سلطنت نے ترکی کا دورہ کیا تھا اس دورہ کو انہوں نے بہت اہمیت دی اور کہا کہ دونوں ملکوں کے مابین تعلقات عرف عام کے مطابق محض رسمی نہیں ہیں بلکہ دونوں ملکوں کے تعلقات زندگی کیلئے ناگزیر ہے اور اس کا قیام مشترک عقیدہ پر ہے نہ کہ مشترک مفادات پر۔ شہزادہ موصوف نے ترکی کی خبر رساں ادارہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ترکی اور سعودی عرب کی جانب سے اس علاقہ میں سیاسی توازن و استقرار اقتصادی بنیادوں پر نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد اطاعت الٰہی ہے کہ ہم بر و تقویٰ پر مدد کریں نہ کہ اثم و عدوان پر۔ امیر عبد اللہ نے کہا کہ اس علاقہ میں عدم توازن اور ظلم و زیادتی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیوں کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کا مرتکب ہوتا ہے شہزادہ موصوف نے اس سلسلہ میں مزید کہا کہ اسرائیل کا وجود اسوقت ختم ہو جائے گا اور شکست سے ہمکنار ہوگا جب مسلمان وحدت عقیدہ کی بنیاد پر وحدت اراده اور وحدت عمل پر گامزن ہو جائیں گے

([illegible])

مجلس تحقیقات و نشریات نئی عمارت میں

وزیر احمد ندوی

بتاریخ ۹ ذی الحجہ ... مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کی جدید عمارت کا افتتاح مصری سفیر ...

سیوطی نے مصر میں بیٹھ کر جمع الجوامع جیسی مستند و ضخیم کتاب علم حدیث پر لکھی لیکن اس کتاب کی فقہی ترتیب ...

تقریر کی جس کا اردو ترجمہ مولانا محمد عظیم ندوی نے کیا تقریر کا آغاز کرتے ہوئے مصری سفیر نے فرمایا کہ لکھنؤ اور ندوہ میں حاضر ہو کر میں بہت خوش ہوں ...

... میں اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں انھوں نے لکھنؤ یونیورسٹی اور ندوہ کے درمیان تعلقات کی استواری اور ...

... حاضرین کے شکریہ کے ساتھ جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

طلباء کے قلم سے

محمد مقبول کشمیری

موجودہ عالمی صورتحال اور مسلم ممالک کی ذمہ داریاں

اس وقت کی موجودہ عالمی صورتحال کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد کسی بھی ذی شعور پر یہ حقیقت مخفی نہیں رہ سکتی کہ عالمی افق پر ...

سب کچھ کرنے کے بعد اسکو حق و انصاف قرار دینا انکی پوری سیاست کا خلاصہ ہے۔

اس صورتحال کے پیدا کرنے میں ...

ندوہ کے شب و روز

- مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کی نئی عمارت کا افتتاح
- حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کی تقریر۔
- سفیر مصر شیخ عمرو موسیٰ کی آمد۔
- مختلف علمی و ثقافتی سرگرمیوں کا افتتاح۔

(۱) آج سے تقریباً ایک صدی قبل ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں سرزمین کانپور میں ان پاک نفوس علماء کرام کا اجتماع ہوا تھا جن میں استاد ...

اور ناظم ندوۃ کا نام لیتے ہوئے سنا و ہاں ہم سے طلبہ جماعتوں اور جھتوں میں ملتے تھے اور ندوہ میں داخلے کی تمنا ظاہر کرتے تھے یہاں کے اصول و ضوابط ...

الاصلاح خورد

جمعیۃ الاصلاح کے مختلف شعبوں کے عہدیداران و اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔

کر کم عمر نوجوانوں کو جذبۂ شہادت سے ایسا سرشار فرمایا تھا کہ وہ موت کے خوف سے بے نیاز بن گئے تھے بلکہ بقول خالد بن ولید۔ انہیں موت سے اتنی محبت تھی جتنی مخالفین کو زندگی اور شراب سے۔ انہیں یقین تھا کہ شہید زندہ رہتے ہیں، ان کا ایمان تھا کہ اللہ و رسول کے احکام کی تعمیل زندگی کی ضامن ہے (استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۸ : ۲۴) وہ سمجھتے تھے کہ حیوۃ طیبہ کا حق ان سے کوئی نہیں چھین سکتا اگر وہ ایمان اور عمل صالح کے ہتھیاروں سے لیس ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ با عزت زندگی کا راستہ مشکلات بلکہ موت کی وادی سے گذرتا ہے اسر پر کفن باندھ کر زندگی گذارنے والوں کو کوئی قوت خواہ کتنی بڑی ہو غلام نہیں بنا سکتی۔ بشرطیکہ وہ ایمان، اتحاد و اخوت اور اتباع سنت کے عادی ہوں، اور اشداء علی الکفار رحماء بینھم (۴۸ : ۲۹) کی کامل تصویر ہوں، بقول علامہ اقبال ؒ سہ

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

ان جنگوں میں آپ نے جو مقاصد متعین فرمائے وہ ملک گیری، حصول غنیمت، جذبۂ انتقام، کی تسکین، ذوق شجاعت کی نمائش، عصبیت کی تشفی وغیرہ، مروجہ مقاصد سے یکسر مختلف تھے، آپ نے دفع ظلم، استیصال فتنہ، اعانت مظلوم، مقابلہ جابر، حریت ازالۂ شر اور اعلائے کلمۃ اللہ کے عظیم مقاصد سے دنیا کو روشناس فرمایا۔ اور جنگ کو شہرت و ناموری کی نیت سے آلودہ نہ کرنے، وحشت و بربریت کے مظاہروں سے پاک رکھنے اور حرص و ہوس کی تسکین سے بچائے رکھنے کے لئے ایسی تعلیمات ارشاد فرمائیں جن کی روشنی میں جنگ ایک پاکیزہ عبادت کی صورت اختیار کر گئی۔ آپ نے جنگ کے جو قواعد اور ضوابط تجویز فرمائے اور عملاً جن کی پابندی فرمائی وہ ایسے اعلیٰ و ارفع ہیں کہ وہ بجا طور پر شرف انسانیت کے ضامن ہیں۔ جنگ کے طریقے، آداب، اخلاقی حدود، دوست دشمن کے حقوق، معاہدوں کی پاسداری، مقاتلین اور غیر مقاتلین سے امتیاز، محاربین اور غیر محاربین میں فرق، دوران جنگ صدق و امانت کی تلقین، بعد از جنگ عفت اور انسانیت کا مظاہرہ، جنگی قیدیوں کے حقوق اور اسطرح جنگ سے تعلق رکھنے والے تمام امور کی بے نظیر تفصیلات اس انداز میں واضح فرمائیں کہ انہوں نے آنیوالی نسلوں کے جنگی نظریات پر بہت گہرا اثر مرتب کیا اور عملاً انکی پابندی کوئی کرے یا نہ۔ یہ حقیقت ہے کہ ان اصولوں کی حقانیت پر سب لوگ متفق ہیں اور بین الاقوامی سطح پر ان کی خلاف ورزی کو غلط قابل مذمت اور شرم سمجھتے ہیں۔ علامہ اقبال کے قول کے مطابق سہ

ہر کجا بینی جہاں رنگ و بو
آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا ز نور مصطفےٰ او را بہا ست
یا ہنوز اندر تلاش مصطفےٰ است

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ ابدی پیغام آج بھی موجود ہے کہ

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ (۲ : ۲۴۹)

فان حزب اللہ ھم الغالبون۔ (۵ : ۵۶)

اور انتم الاعلون ان کنتم مومنین (۳ : ۱۳۹)

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

حمد

حکیم شاہ محمد طاہر عثمانی فردوسی (دھریا)

ہر ایک صفت میں ہے نمایاں کمال تیرا جمال تیرا
ہے ذرّے ذرّے کے دل میں پنہاں کمال تیرا جمال تیرا
کہیں ہے خوابیدہ تیری الفت کہیں ہے شوریدہ طبیعت
کہیں ہے پنہاں کہیں ہے عریاں کمال تیرا جمال تیرا
ہے تیری تخلیق کا خلاصہ بہ شکل نور رسول خاتم
اسی سے روشن ہے بزم امکاں کمال تیرا جمال تیرا
ہر ایک آنکھوں میں نور تیرا ہر ایک جاں میں سرور تیرا
ہر ایک دل میں ہے شمع سوزاں کمال تیرا جمال تیرا
ہے نکہت گل میں تو رمیدہ ہے شاخ گل میں بھی تو خمیدہ
شعاع خورشید میں فروزاں کمال تیرا جمال تیرا
جمال مہتاب بزم انجم ہو فرش خاکی کہ در مکنون
زمیں سے تا بہ فلک ہے رقصاں کمال تیرا جمال تیرا
یہی دعا ہے ہماری مولا کہ شمع الفت رسول عربی
ہو قلب طاہر میں بھی فروزاں کمال تیرا جمال تیرا

دعاء مغفرت

— ۲۲ اگست کو دار العلوم ندوۃ العلماء میں استاذ انگریزی ماسٹر محمد الیاس کے بڑے صاحبزادے حبیب الرحمٰن کا ندوۃ العلماء ہی میں مختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ قارئین حضرات سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

— مولانا الحاج عبد الکریم پاریکھ صاحب کے والد ماجد جناب حاجی عبد اللطیف صاحب کا ۲۸ اگست ۱۹۸۴ء کو بعد نماز مغرب اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون" قارئین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

— عبد الرحمٰن کوندوی کی والدہ ماجدہ کا ۱۶ — ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ کی درمیانی شب کو انتقال ہوگیا" انا للہ وانا الیہ راجعون" قارئین اور اہل تعلق سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

بقیہ عالم اسلام

خلیجی منڈی کی ضرورت

ڈاکٹر عبد اللہ المعجل خلیج ممالک میں مصنوعات کی ترقی کے جنرل سکریٹری نے کہا تھا کہ ترقی یافتہ ممالک کی مصنوعات کے مقابلہ میں خلیجی ممالک میں مشترکہ منڈی کو فوقیت دی جانی چاہیے تاکہ ان کی مصنوعات علاقہ اور ضروریات کے مطابق ہوں

ڈاکٹر معجل نے اس بیان میں مزید کہا ہے کہ خلیجی ممالک تعاون کونسل کے ذریعہ اس مشترکہ منڈی کے لئے لائحہ عمل مرتب کر رہے ہیں

فرانسیسی کمپنی پاکستان میں تیل تلاش کریگی

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے ساحلی علاقوں میں تیل کی تلاش کے لئے ایک فرانسیسی کمپنی اس سال کے آخر تک کھدائی کا کام شروع کردیگی۔ حکومت پاکستان نے فرانسیسی کمپنی اور پاکستان کی تیل و گیس کارپوریشن کے درمیان تعاون کی منظوری دے دی ہے باخبر ذرائع کے مطابق پاکستان کے جن ساحلی علاقوں میں تیل کے وافر ذخائر ملنے کے امکانات ہیں انمیں کراچی، گوادر اور مکران کے علاقے شامل ہیں پاکستان کی تیل و گیس کارپوریشن اس وقت ایک درجن مقامات میں تیل کی تلاش کے لئے کام کر رہی ہے اور توقع ہے کہ اس سال کے آخر تک کم از کم چھ مقامات پر تیل مل جائیگا۔

سعودی عرب میں اعلیٰ قسم کے کوئلے کے وسیع ذخائر

دنیا میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والے ملک سعودی عرب کو اللہ تعالیٰ تیل کی دولت کے ساتھ ساتھ گیس مختلف اقسام کی معدنیات اور سونے کی نعمتوں سے نوازا ہے تازہ ترین اطلاع کے مطابق سعودی عرب میں اعلیٰ قسم کے کوئلے کے ذخائر برآمد ہوئے ہیں کوئلے کے یہ ذخائر زیر زمین اور سطح زمین سے بہت کم نیچے ہیں جس کی وجہ سے ان کو نکالنا بھی بہت آسان ہے یہ دریافت مغربی ملکوں کے لئے کتنی اہمیت رکھتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ لندن ٹائمز نے اس دریافت پر ایک خصوصی تبصرہ شائع کیا ہے کوئلے کی کھدائی کے دوران سونا، چاندی، نکل، خام لوہا تانبہ اور جست کے ذخائر بھی برآمد ہوئے ہیں سعودی عرب کے تیل کے ذخائر ابھی پچاس سال سے بھی زیادہ مدت کے لئے کافی ہیں۔ سعودی عرب غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر ۲۲ ارب پچاس کروڑ ڈالر ہیں اس نے اس نے صنعت کاری کے لئے ایک امید افزا اقدامات کی شروعات کی ہے اس کے پاس عمدہ قسم کا ۴۰ لاکھ اونس سونا ہے، اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے ملکوں میں اسکے اثاثے ایک کھرب ۶۰ ارب امریکی ڈالر ہیں سعودی عرب نے آٹھ کھرب ڈالر سے زیادہ آمدنی اندرونی ترقی کے منصوبوں پر خرچ کئے ہیں

عربی زبان کی ترویج

• وفاقی جرمنی کی حکومت کے "راین" کے علاقہ میں ۳۰ مڈل اسکولوں میں عربی زبان کی تعلیم کو منظور کر لیا ہے وہ اس تجربہ سے فائدہ اٹھاکر ملک کے دوسرے مڈل اسکولوں میں عربی زبان کی تعلیم شروع کی جائے گی اور مغربی جرمنی کے ۶۷ اسکولوں میں ۱۲۷ درجوں کے ذریعہ آزادانہ تعلیم دی جائے گی اس طرح وفاقی جرمنی کی یونیورسٹیوں کے ۱۲ فیکلٹیوں میں دی جا رہی ہے

• جمہوریہ وسطی افریقہ کی حکومت نے عربی زبان اور مذہب اسلام کو سرکاری اسکولوں میں تعلیم و تدریس کی اجازت دے دی ہے۔ یونیورسٹی کے چانسلر جناب محمد عبد المجید الیمانا نے بتایا ہے کہ اس علاقہ میں مسلم اساتذہ جو عربی اور دینیات کی تعلیم دے سکیں کی بڑی ضرورت ہے۔

غزل

اظہر خانپوری
علیگڑھ

تمنا تھی کہ اپنا بھی تو کوئی مہرباں ہوتا
نہ ہوتا گل اگر اپنا تو اپنا باغباں ہوتا
قفس میں دل لگا لیتا ذرا بھی میں نہ گھبراتا
تصور میں جو میرے کاش کوئی آشیاں ہوتا
قرار آجاتا ممکن تھا دل بے تاب کو میرے
جو وہ نامہرباں مجھ پر ذرا سا مہرباں ہوتا
زباں خاموش رہتی آنسوؤں کو بھی جو پی لیتا
تو پھر بتلاؤ کیسے حال دل اپنا بیاں ہوتا
نہ ضبط غم اگر ہوتا شرار اں پر اشک کب تھمتے
رواں آنکھوں سے اپنے آج بحر بیکراں ہوتا
بت کافر کے در پہ جبہ سائی کس لئے کرتا
سر اپنا خود ہی جھکتا گر خدا کا آستاں ہوتا
مجھے شکوہ کیوں اظہر کسی کی بے وفائی کا
خدا کا تو اگر ہوتا تو تیرا یہ جہاں ہوتا

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

دار العلوم ندوۃ العلماء
لکھنؤ

خدمات وضروریات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دار العلوم ندوۃ العلماء محتاج تعارف نہیں ہے، اس کے قیام کو بفضلہ تعالیٰ اکیانوے سال ہوگئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس اثناء میں اس نے گرانقدر علمی اور دینی خدمات انجام دی ہیں، جس کو حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ کی توجہ اور سرپرستی حاصل ہے جن کے دور نظامت میں وہ ایک عظیم اسلامی مرکز بن گیا ہے، اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور دینی زندگی کے لئے اس کے طلبہ، اساتذہ اور کارکنان حسب توفیق کوشاں ہیں۔

اس وقت دار العلوم ندوۃ العلماء میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ ملیشیا تھائی لینڈ، انڈونیشیا، جنوبی افریقہ، تنزانیہ، گھانا اور دوسرے ممالک کے طلبہ بھی زیر تعلیم ہیں مختلف ملکوں سے برابر داخلے کی درخواستیں آتی رہتی ہیں، اللہ کے فضل سے عرب ممالک میں ندوۃ العلماء کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور وہاں کے طلبہ میں اس کی تعلیم و تربیت سے استفادہ کی خواہش روز افزوں ہے، ان اسباب کی بنا پر داخلوں کی تعداد میں ہر سال غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے نئی اقامت گاہوں کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ اس کے علاوہ دار العلوم کے مختلف شعبوں مثلاً دفاتر، اور مزید رہائشی سہولت کے لئے علٰحدہ مستقل عمارتیں درکار ہیں

رہائشی مکانات

حضرات اساتذہ کرام کے لئے رہائشی مکانات کی ہمیشہ ضرورت رہی، اب تک پچاس مکانات کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، ضرورت کو دیکھتے ہوئے مزید رہائشی مکانات تعمیر کرانا ہوں گے۔

دار تحفیظ القرآن الکریم

دار العلوم ندوۃ العلماء نے جب دار العلوم میں شعبۂ حفظ کا افتتاح کیا تھا اسی وقت یہ ارادہ بھی کر لیا تھا کہ اس شعبہ کے لئے علٰحدہ عمارت ہوگی جس میں تعلیم کے ساتھ رہائش گاہ کا بھی نظم ہوگا، اس عمارت کا بھی نقشہ منظور ہوگیا ہے۔ اور بنام خدا تعمیر کا کام شروع کردیا گیا ہے اہل خیر حضرات سے تعاون کی درخواست ہے خدا کرے جلد اس کی تکمیل کی صورت ہو۔

توسیع مسجد دار العلوم

دار العلوم ندوۃ العلماء کی خوبصورت و عالیشان مسجد ابھی چند سال قبل توسیع کے مراحل سے گذر چکی ہے، لیکن اب پھر طلبہ کی تعداد نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے عرصے تنگی شروع ہوگئی تھی اس لئے محراب کی سمت مزید توسیع کا آغاز کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہو چکا ہے، ضرورت کی وجہ سے دوسری منزل کا اضافہ زیر غور ہے۔

دار العافیۃ (اسپتال)

طلبہ و اساتذہ کی سہولت اور اسپتالوں کی بھیڑ بھاڑ اور بے توجہی کو دیکھتے ہوئے ایک اسپتال کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا تھا، جس کی پہلی منزل تعمیر ہو چکی ہے جس میں دو بڑے ہال کے علاوہ ڈاکٹر کا کمرہ، دواخانہ، دواسازی کا کمرہ، اسٹور روم، ڈریسنگ روم وغیرہ ہیں۔ تین ڈاکٹروں کی جز وقتی خدمات حاصل ہیں۔ اسپتال کی دوسری منزل زیر تعمیر ہے۔

پریس اور دفاتر کی عمارت

پریس اور مختلف دفاتر کے لئے علٰحدہ ایک عمارت بھی عرصے سے زیر تجویز رہی ہے تاکہ دار العلوم کی عمارت صرف تعلیمی اغراض ہی میں استعمال ہو، سارے درجات اسی میں رہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے چنانچہ اس عمارت کا نقشہ بھی منظور ہو گیا ہے اور اس عمارت کی تعمیر بھی ہونا ہے۔

ایک نئے دار الاقامہ (ہوسٹل) کی ضرورت

طلبہ کی اقامت گاہوں میں باوجود وسعت کے تنگی محسوس ہونے لگی ہے، امسال کثیر طلبہ کو واپس کیا گیا ہے اسی طرح دار العلوم میں بھی بہت سے داخلے محض انہیں مجبوریوں کی بناء پر نہیں کئے جاسکے۔ یہ صورت حال ذمہ داران دار العلوم کے لئے باعث فکر ہے اور محض جگہ کی تنگی کی وجہ سے شائقین علم دین کو واپس کرنا نیز مقیم طلبہ کی بڑھتی ہوئی دشواریاں اور ضرورتیں ان کی فکر و تشویش میں مزید اضافہ کا باعث ہیں، علاوہ ازیں عمارتوں اور ضروری تعلیمی سامان کی کمی کی وجہ سے بہت سے مفید علمی و دینی منصوبے پوری توجہ و یکسوئی کے محتاج رہتے ہیں۔

رواق اطہر کی تکمیل کے باوجود بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے طلبہ کے قیام کے نظم میں دشواری پیدا ہو رہی ہے خاص طور سے بیرون طلبہ کے قیام کا کوئی مستقل نظم نہیں ہے، سرپرستوں کے قیام کی سہولت بھی موجودہ اقامت گاہوں کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہیں ہو سکی ہے، اس کے پیش نظر چوتھی اقامت گاہ کی تعمیر ضروری ہے۔

جدید اعداد و شمار

حفظ، ابتدائی، ثانوی، دراسات علیا اور مقامی مکاتب میں زیر تعلیم طلبہ کی سنہ ۱۹۸۴ء مجموعی تعداد ———— ۵ ـ ۰ ـ ۳ ہے

ان گذارشات کے بعد آپ سے ہماری درخواست ہے کہ وقت کی اس اہم ضرورت اور دار العلوم کی افادیت کو سمجھتے ہوئے پوری فراخدلی اور ہمت سے کام لے کر ان تمام کاموں میں بھرپور تعاون فرمائیں کہ ہندوستان میں علوم دینیہ کے مراکز کی حفاظت کی اس سے بہتر کوئی سبیل اور اس سے زیادہ پائیدار کوئی صدقہ جاریہ نہیں، آپ میں سے جو لوگ ندوۃ العلماء کے پچاسی سالہ جشن تعلیمی میں شریک تھے ان کو یاد ہوگا کہ اجلاس کے ... حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ نے غیر ملکی عرب مہمانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا

"یہ سونے کی چڑیاں سب اڑ جائیں گی ہم اور آپ یہاں رہیں گے، آپ یہ نہ سمجھیں کہ اب آپ کو چھٹی مل گئی، ہم آپ کو چھوڑنے والے نہیں ہم اپنے فقیر آپ کے گھروں پر جائیں گے۔ آپ کے چار آنے آٹھ آنے ہم کو عزیز ہیں یہ جو کچھ دیں گے وہ اس دولت کا ہزارواں حصہ ہوگا جو خدا نے ان کو دیا ہے اور جو آپ دیں گے وہ آپ کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہوگی۔"

خدا کا شکر ہے کہ ہم ان بیش قیمت اصولوں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں ہمارے نزدیک مالیات، بجٹ اور عظیم الشان عمارتوں سے زیادہ وہ مقصد عزیز ہے جس کے لئے یہ دار العلوم قائم کیا گیا ہے یعنی جدید زمانہ میں اسلام کو موثر اور صحیح ترجمانی، دین و دنیا کی جامعیت اور علم و روحانیت کے اجتماع کی کوشش، فتنۂ لادینیت اور ذہنی ارتداد کا مقابلہ اسلام پر اعتماد اور علوم اسلامیہ کی برتری و امتیاز کا اعلان دین حق سے وفاداری اور شریعت پر استقامت، مسلک کی اس قدر تشریح اور وضاحت کے بعد ہمیں اب مزید کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔

ہندوستان کے مسلمانوں سے خواہ وہ اس طویل و عریض ملک کے کسی بھی علاقے کے ہوں ہماری مکرر درخواست ہے کہ وہ اس کام کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کو اپنا ہی کام سمجھیں، ہمیں یقین اور اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ انشاء اللہ مولانا مدظلہ کی بیش قیمت و بابرکت رہنمائی و نظامت میں اگر احباب و مخلصین نے پوری دلچسپی لی تو ہمارا یہ پیغام دعوت ملک کے گوشہ گوشہ بلکہ عالم اسلام کے کونے کونے میں پہونچے گا۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

(مولانا) معین اللہ ندوی (نائب ناظم ندوۃ العلماء) — (مولانا) محب اللہ لاری ندوی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء) — (جناب) ہدایت حسین (مہتمم مال ندوۃ العلماء)

نوٹ: چیک، ڈرافٹ، منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں اور رقم جس مد کی ہو اس کی صراحت ضروری ہے، چیک یا ڈرافٹ پر صرف یہ لکھئے:۔
ناظم ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۹۳، ندوہ، لکھنؤ ۷
NAZIM NADWAT-UL-ULAMA
P. o. Box. No. 93. NADWA LUCKNOW 7